عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۸

سرکار دو عالم
تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے

امیر المومنین
سیدنا حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کون تھے؟

بھارت میں قادیانیت کا تعاقب
مفتی اعظم بمبئی حضرت مولانا
مفتی عزیز الرحمٰن صاحب
سے ایک انٹرویو

نعت
رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم

ع میں کہاں کہاں نہ پہنچا تری دید کی لگن میں

جون ۸۹

ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس کے لٹریچر کے اثرات
میں نے قادیانی جگری دوست کو چھوڑ دیا — لاہور سے ایک نوجوان کے تاثرات

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سیلور ریفل اسکیم

شفقت حسین ندیم سرگودھا

س۱: براہ کرم آج کل جو سیلور ریفل سکیم چل رہی ہے۔ اس کے بارے میں بتائیں۔ آیا یہ جائز ہے کہ نہیں؟

ج: یہ جوا ہے جو شریعت میں حرام ہے۔

س۲: سیلور ریفل کا اگر انعام نکل آئے تو کیا آدمی یہ نیت کرسکتا ہے۔ کہ یہ انعام میں اپنے استعمال میں لے آؤں۔ اور اس کی رقم یکمشت یا تھوڑی تھوڑی کرکے غریبوں کو دے دوں گا۔ براہ کرم راہنمائی فرمائیں؟

ج: اگر انعام نکل آئے تو بغیر نیت صدقہ کے غریبوں کو دیدے

قربانی کے جانور کا بچہ

عبدالاحد — تلات

س۱: ایک آدمی خشکابہ زمینوں کا مالک ہے۔ زمینوں کی قیمت لاکھوں کے حساب میں ہے۔ لیکن پیداوار بارش پر منحصر ہے۔ کیا مذکورہ شخص صاحب نصاب ہوسکتا ہے۔ کہ نہیں؟

ج: اگر اس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت نہیں ہے تو وہ صاحب نصاب نہیں۔

س۲: کیا عید قربانی کے دودھ اون سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ کہ نہیں۔ جب کہ وہ دو تین مہینے پہلے دودھ دے۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد بکری بچہ جن گئی۔ کیا یہ بچہ بھی قربانی میں ہے یا نہیں؟

ج: قربانی کے جانور اون اور دودھ کا استعمال جائز نہیں۔ اگر کسی وجہ سے اون کا اتارنا اور دودھ کا نکالنا ضروری ہو تو ان کا صدقہ کردے۔ اور اگر بکری کا بچہ ہوگیا ہو۔ تو قربانی کے دن اس کو بھی ذبح کردے۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔ کہ قربانی کے دن زندہ بچہ کسی کو صدقہ کردے۔

س۳: بہت سے کہتے ہیں کہ جب انسان الٰہ بیت اللہ پر پڑ گیا۔ تو اس پر حج فرض ہوگیا۔ اب ایک آدمی عمرہ کی غرض سے گیا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس پر حج فرض ہے؟

ج: اگر موسم حج تک ٹھہر سکتا ہو تو حج فرض ہوجائیگا۔ ورنہ نہیں۔

س۴: ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ یعنی رقم سے خریدا۔ اسے مہر حق کے علاوہ اب نکاح والا آدمی چند روز کے بعد فوت ہوگیا۔ اب لڑکی کے وارث اسے لینا چاہتے ہیں۔ فوت ہونے والے کا بھائی کہتا ہے کہ میں اس سے شادی کروں گا۔ از روئے شریعت وارث لے جاسکتے ہیں کہ نہیں؟

ج: عورت اپنی مرضی کی مالک ہے۔ جس سے چاہے نکاح کرے۔ کسی کے لئے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں۔

س۵: ایک آدمی نے نذر مقرر کیا۔ اس وقت اس نے یہ بھی کہا کہ میں اور میرے گھر والے نذر شدہ جانور سے کھائیں گے۔ کیا یہ شخص مذکورہ نذر والے جانور سے کھا سکتا ہے کہ نہیں وضاحت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں؟

ج: نذر کی چیز خود کھانا اور گھر والوں کو کھلانا جائز نہیں۔

س۶: کہتے ہیں کہ غسل میں مصنوعی دانت نکالنا چاہئے اگر کوئی نکالے تو غسل ہوجائیگا کہ نہیں؟

ج: اگر مصنوعی دانت اس طرح پیوست ہوجائے کہ اس کا نکالنا دشوار ہو تو نکالے بغیر بھی غسل ہوجائے گا۔ اور اگر نکالنے میں کوئی دشواری نہیں تو نکالنا ضروری ہے۔

شادی کا مسئلہ

محمد ریاض واہ کینٹ

سوال: لگ کی ماں کی شادی ہوئی۔ اس سے گ پیدا ہوا کچھ عرصہ بعد گ کے والد نے گ کی والدہ کو طلاق دے کر دوسری شادی کرلی۔ اس سے ایک لڑکی ف پیدا ہوئی۔ جبکہ گ کی والدہ نے دوسری شادی کرلی جس سے لڑکا ع پیدا ہوا۔ سوال یہ ہے کہ ع اور ف کی شادی ہوسکتی ہے۔ کہ نہیں؟

ج: ع اور ف کی شادی ہوسکتی ہے۔

چار چار تراویح کا اکٹھا پڑھنا

عبدالرشید کلور کوٹ

سوال: چار چار تراویح اکٹھی پڑھنا کیسا ہے۔

ج: تراویح کی نماز دو دو رکعتوں کیساتھ پڑھنی چاہئے۔ اگر چار رکعتیں پڑھیں۔ اور دو رکعت پر قعدہ کیا تو چار رکعتیں ہوجائیں گی۔ مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو دو ہی رکعتیں ہوئیں۔

س۲: آٹھ تراویح پڑھکر مقتدی کا چلے جانا۔

ج: آئمہ اربعہ کے نزدیک تراویح کی کم سے کم بیس رکعتیں ہیں آٹھ پر اکتفا کرنا درست نہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل میرے رسالے "تراویح کا مسئلہ" میں دیکھ لی جائے۔

س۳: بیس تراویح پڑھکر دعا مانگنی چاہئے کہ نہیں۔

ج: ہدایہ میں ہے کہ "ہر دو ترویحوں کے درمیان بیٹھنا مستحب ہے۔ اسی طرح آخری ترویحہ اور وتر کے درمیان بھی" اور اس وقفہ میں اجازت ہے کہ دعائیں کرے یا تلاوت کرے۔ یا نماز پڑھے۔

س۴: عیدین کے خطبوں کے بعد دعا مانگنا جائز ہے کہ نہیں

ج: عیدین میں نماز یا خطبہ کے بعد دعا منقول نہیں۔ اکابر کا عمل بھی مختلف رہا ہے۔ بعض حضرات نماز کے بعد دعا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطبہ کے بعد۔ دونوں طرح گنجائش ہے۔

معجزۂ شق القمر

سوال: یہاں ایک معجزہ "شق القمر" کے منکر ہیں براہ کرم صحیح احادیث سے ان کا ثبوت پیش کریں۔

ج: شق القمر جس کا معجزہ صحیح احادیث میں حضرت ابن مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن معطم، حضرت حذیفہ، حضرت علیؓ، وغیرہ سے مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

باقی صفحہ ۲۵ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۲ تا ۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 28

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

۱ ــــ آپ کے مسائل اور ان کے حل ــــ ۲
۲ ــــ قادیانی زہر کا پیالہ پی لیں گے لیکن ہمارا چیلنج قبول نہیں کریں گے۔ اداریہ ــــ ۵
۳ ــــ انگریز کا خود کاشتہ پودا ۔ ثبوت حاضر ہے۔ ــــ ۷
۴ ــــ سرکار دو عالم کے دو خطبے ــــ ۸
۵ ــــ ہیں کہاں کہاں نہ پہنچا تری دید کی لگن میں ــــ ۱۲
۶ ــــ مفتی عزیز الرحمٰن صاحب سے ایک خصوصی انٹرویو ــــ ۱۴
۷ ــــ ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس کے لٹریچر کے اثرات ــــ ۱۸
۸ ــــ عقیدہ ختم نبوت اور اہل اسلام کی ذمہ داریاں ــــ ۲۰
۹ ــــ اخبار ختم نبوت ــــ ۲۲

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــ لمبا، رکیو، انصاری
- برطانیہ ــــ محمد اقبال
- اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــ محمد ادریس
- ناروے ــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــ محمد منیر افریقی
- ماریشش ــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــ سید دبیر حسن بخاری

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــ مزمل رشید
- سیکرامنٹو ــــ چوہدری محمد شریف گھوری

نعت پاک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

میری آنکھوں میں نورِ خدا چاہیئے!
انؐ کا جلوہ تو اب بر ملا چاہیئے،

بازو پھیلائے کب سے ہے شاخِ چمن
ان کے کوچے کی ٹھنڈی ہوا چاہیئے

کربِ فرقت گوارہ نہیں ہے مجھے!
وصل کا مژدۂ جانفزا چاہیئے

آرزوئیں مری آپ بر آئیں گی
انؐ کی رحمت کا ہی آسرا چاہیئے

آپؐ کے در پہ میں آپؐ کا ہو رہوں
کملی والےؐ مجھے اور کیا چاہیئے

درد و غم نے اُچک لی مری روشنی
چشمِ بینا ملے، خاکِ پا چاہیئے

ان کی زلفِ مقدس کا سایہ ملے
میری بخشش کو یہ سلسلہ چاہیئے

ہر گھڑی عجز و آداب کی رُت رہے
زندگی کو یہی ضابطہ چاہیئے

ہو زباں پر مری نعت کے زمزمے
میرے ہونٹوں پہ صلِ علیٰ چاہیئے!

میرا دامن گناہوں سے آلودہ ہے
اک نگاہِ کرم مصطفےٰؐ چاہیئے!

ندیم نیازی

قادیانی زہر کا پیالہ پی لیں گے لیکن ہمارا چیلنج قبول نہیں کریں گے

ہم نے گذشتہ شمارہ میں مرزا طاہر سمیت دنیا بھر کے قادیانیوں کو ایک لاکھ روپے انعام کا چیلنج دیا تھا۔ ہم نے کہا تھا کہ وہ جس شخص (مرزا قادیانی) کو نبی، مہدی اور مسیح وغیرہ مانتے ہیں اس نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے۔ مرزا طاہر سمیت کسی بھی قادیانی کو یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ ہمارے چیلنج کو قبول کر کے ایک لاکھ روپیہ انعام حاصل کرتا۔ اب ہم یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا طاہر اور قادیانی زہر کا پیالہ پی لینا منظور کر لیں گے۔ لیکن یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ مرزا قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا نہیں لکھا۔ ذیل میں روحانی خزائن کے صفحہ کا عکس اور کچھ حوالہ جات پیش کر رہے ہیں جن سے ہمارے اس دعوے کی تائید ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا، ایجنٹ اور دلال تھا اور اس نے جہاد کو بھی انگریز کو خوش کرنے کیلئے حرام قرار دیا تھا۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

روح کا جوش

”سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اوّل درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ...... ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل وجان ہوا خواہ اور وفادار رہے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے ...... ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے ہم اس آرام و راحت کا ذکر کر سکیں جو اس گورنمنٹ محسنہ کو جزائے خیر دے اور اس سے نیکی کرے جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔“

(درخواست مرزا۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صہ ۸-۹-۱۱)

خاندانی خدمات

”میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضٰے گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی۔ اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔“

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء صہ ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

حق واجب

”میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ اس کے کامل اسباب مہیا تھے۔ تاہم میں نے برابر سولہ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کے انجام کیلئے اپنی ہر ایک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا۔ (مثلاً دیکھو براہین احمدیہ، شہادۃ القرآن، سرمہ چشم آریہ، آئینہ کمالات اسلام حمامۃ البشری نور الحق وغیرہ) کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چوں کہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے۔ اس لیے مسلمان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل بد ارادوں سے رکیں بلکہ اپنی سچی شکر گزاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلا دیں۔“

(اشتہار غلام قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صہ ۱۹۳ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

پچاس المماری

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اسقدر کتابیں لکھیں ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کی جائیں تو پچاس المماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“

(تریاق القلوب صہ ۱۵ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

اسلام کے ۲ دو حصے

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے ...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں"

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق صہ۔د۔ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

"جسمانی سلطنت میں بھی یہ ہی خدائے تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم پر نہیں چلتے حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزماں ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد (یعنی مرزا غلام قادیانی صاحب کے مقاصد) کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے اسی لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں"

(ضرورۃ الامام صہ۲۳ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

"سو اس نے مجھے بھیجا۔ اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرِ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی"

(تحفہ قیصریہ صہ۲۷ مرزا غلام قادیانی)

"جو ہدایتیں اس فرقہ کیلئے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھیجی گئی تھی ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں"

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام قادیانی)

جہاد کی بیہودہ رسم

"یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے ایسی کتابیں عربی، فارسی اور اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو جائیں"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۹۰۲ء جلد نمبر ۱۱ نمبر ۱۲)

اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ

مرزائے قادیانی نے نبوت کے نام سے جو ڈھونگ رچایا تھا۔ وہ انگریز کے اشارے بلکہ انہیں کی ہدایت کے تحت تھا۔

ہم مرزا قادیانی کی آلِ نسل کو تو مجبور سمجھتے ہیں۔ کہ اسے یہ دعوت دیں کہ وہ اس ڈھونگ کو ختم کرے۔ اور سادہ لوح لوگوں کو گمراہ نہ کرے۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کے نام پر اور اب اس کے خاندان نے خلافت کے نام پر روپیہ بٹورنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ وہ کب اس بات کو پسند کریں گے کہ ان کی دکانداری بند ہو۔

البتہ ہم عام قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ منتہا بلا تعصبات کی روشنی میں ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ وہ جس شخص کو نبی مہدی۔ اور مسیح مانتے ہیں وہ انگریز کا ایجنٹ اور خود کاشتہ پودا تھا۔ ایسے میں ان کے لئے بھی ایک راستہ ہے کہ وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیجیں۔ اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی آخرت سنواریں۔

"انگریز کا خود کاشتہ پودا"

ثبوت حاضر ہے

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳، کے ایک صفحہ کا عکس

۳۵۰

میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک **قدیم وفادار** اور خیرخواہ خاندان کی نسبت کوئی **تکدر خاطر** اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے **جھوٹی مخبری** پر کمربستہ ہوجاتے ہیں صرف یہ **التماس** ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار **جان نثار** خاندان **ثابت** کرچکی ہے اور جسکی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی **چٹھیات** میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں۔ **اس خود کاشتہ پودہ** کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک **خاص عنایت** اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور **جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق** ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی **پوری عنایات** اور **خصوصیت توجہ کی درخواست کریں** تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں:۔

۱ خانصاحب جناب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ جنکے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔

۲ مولوی سید محمد عسکری خانصاحب رئیس کڑا ضلع الہ آباد پنشنر ڈپٹی کلکٹر و نائب مدار المہام ریاست بھوپال جنکی نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا۔ اور چٹھیات خوشنودی ملیں۔

۳ مرزا خدابخش صاحب اے پی سابق مترجم چیف کورٹ پنجاب حال تحصیلدار علاقہ نواب محمد علی خانصاحب ریاست مالیر کوٹلہ

۴ منشی نبی بخش صاحب ہیڈ دفتر اگزیمنر ریلوے لاہور

۵ بابو عبدالرحمٰن صاحب کلرک دفتر لوکو موٹیو ریلوے لاہور

۶ مولوی سید تفضل حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر علی گڈھ ضلع فرخ آباد

۷ میاں چراغ الدین صاحب اپیلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب رئیس لاہور

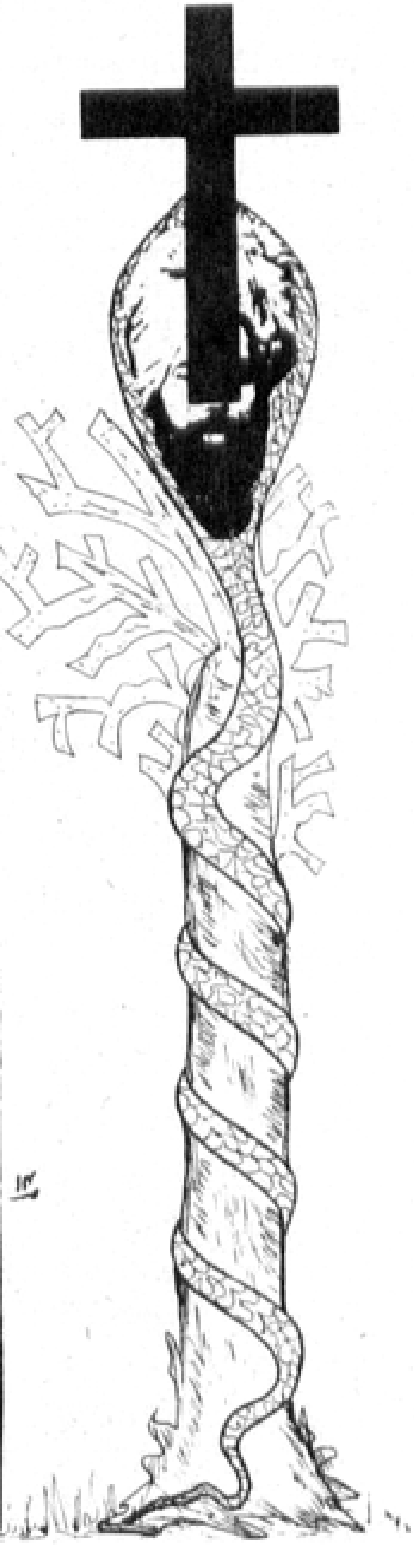

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے

تحریر: محمد یونس

پہلا خطبہ جمعہ

۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں داخل ہوئے جمعہ کا دن تھا۔ نماز سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں تعریف چاہتا ہوں میں اسی کی اور اسی سے مدد چاہتا ہوں۔ اور اسی سے مغفرت چاہتا ہوں۔ اسی سے ہدایت چاہتا ہوں۔ اور اسی پر ایمان رکھتا ہوں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔ نافرمانی والوں سے عداوت رکھتا ہوں۔ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ جس کو خدا نے ہدایت نور اور نصیحت دے کر بھیجا ہے۔ جب کہ رسولوں کا آنا بند ہو گیا تھا اور علم کم ہو گیا تھا۔ لوگ گمراہ ہو گئے تھے۔ زمانہ کی مدت ختم پر تھی۔ اور قیامت قریب تھی۔ اور اجل کا قرب تھا۔ جو بھی خدا اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا۔ مقصد کو پہنچے گا۔ اور جو ان کی نافرمانی کریگا گمراہ ہوگا۔ اور کوتاہی کرے گا گمراہی کی انتہا کو پہنچ جائے گا۔

میں تم کو خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیوں کہ سب سے اچھی وصیت جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کر سکتا ہے۔ یہ ہے کہ اسے آخرت کی تیاری کے لئے ابھارے اور تقویٰ کا حکم کرے پس تم اس بات سے ڈرو جس سے خدا نے ڈرنے اور بچنے کا حکم فرمایا ہے۔ کیوں کہ اس سے عمدہ نہ کوئی نصیحت ہے۔ اور نہ اس سے بہتر کوئی ذکر۔ اور تقویٰ اس شخص کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہوئے نیک عمل کرے۔ سچا اور مددگار رہے۔ آخرت کی فلاح کے لئے

اور جو اپنا کھلا اور اپنے خدا کا خفیہ و اعلانیہ معاملہ درست کرے گا۔ اور صرف خدا کی خوشنودی مقصود ہو گی۔ تو یہ چند دنیا میں شہرت اور آخرت میں بہترین خزانہ و ذخیرہ ثابت ہو گی۔ اس وقت جبکہ انسان اِن نیکیوں کی جو وہ کر چکا ہے۔ سب سے زیادہ ضرورت ہو گی۔ اور جو ان کے علاوہ ہو گا۔ اس کی نسبت وہ چاہے گا۔ کہ کاش وہ اس سے بہت دور ہوتا اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

وہ جس نے اپنا قول سچ کر دکھایا۔ اور وعدہ پورا کر دیا۔ جس میں کوئی فرق نہیں۔ کیوں کہ خدا فرماتا ہے۔ میرے نزدیک بات نہیں بدلتی ہے۔ اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ دنیا و آخرت اور خلوت و جلوت میں خدا سے ڈرو کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے۔ اور اجر بڑھا دیتا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرا تو یہ بڑی کامیابی کو پہنچا۔ درحقیقت تقویٰ اللہ کے غصہ اور عذاب اور ناراضگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ یقیناً تقویٰ چہروں کو نورانی کرتا ہے۔ رب کو راضی اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ تم اپنا حصہ لے لو۔ اور خدا کے معاملے میں زیادتی نہ کرو۔ اس نے تم کو کتاب سکھا دی۔ اور اپنا راستہ دکھایا۔ تاکہ سچوں اور جھوٹوں کو خوب جان لے۔ تم بھی احسان کرو۔ جیسا کہ اللہ نے احسان کیا ہے۔ تمہارے ساتھ اور خدا کے دشمنوں سے دشمنی رکھو۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہو۔ اس نے تم کو چن لیا۔ اور تمہارا نام مسلمان رکھا۔ تاکہ جو ہلاک ہو وہ بھی حجت و دلیل سے ہو۔ اور جو بچے وہ بھی حجت اور دلیل سے کوئی قوت نہیں سوا اللہ کے تم اللہ کی یاد بہت کرو۔ اور آج کے بعد کے لئے کچھ رکھو۔ کیوں کہ جو اپنا اور خدا کا معاملہ درست رکھتا ہے۔ خدا اس کے دوسرے لوگوں کے ساتھ معاملات کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ سب کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور کوئی اس کے معاملات کا فیصلہ نہ کرے گا۔ وہ لوگوں کا مالک اور اس کا کوئی مالک نہیں۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی میں طاقت و قوت نہیں"

اللھم صل علی محمد و علیٰ الہ وسلم

(تاریخ الملک الامم طبری جلد ۱۲، صفحہ ۲۵۵)

خطبہ تبوک

ایک جمعہ کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

- بیشک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔
- اور سب سے بڑھ کر قابل اعتماد چیز تقویٰ کا کلمہ ہے۔
- سب سے عمدہ ملت حضرت ابراہیم کی ملت ہے۔
- سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔
- سب سے اشرف گفتگو اللہ کا ذکر ہے۔
- سب سے حسین قصہ یہ قرآن ہے۔
- بہترین کام وہی ہیں جو نص سے ثابت ہیں۔
- بدترین کام بدعتیں ہیں۔
- سب سے بہتر طریقہ نبیوں کا طریقہ ہے۔
- اور بہترین موت شہیدوں کا قتل ہونا ہے۔
- بدترین اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے

● بہترین عمل وہ ہے۔ جو نفع دے۔ اور بہترین ہدایت وہ ہے۔ جس کی پیروی کی جائے۔
● بدترین گمراہی دل کی گمراہی ہے۔
● اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔
● اور جو کم ہو۔ اور کافی ہو۔ وہ بہتر ہے۔ اس سے زیادہ سے جو غافل کر دے۔
● بدترین معذرت موت کے وقت کی ہے
● اور بدترین ندامت قیامت کے دن کی ہے۔
● لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں۔ جو جمعہ میں دیر سے آتے ہیں۔
● اور بعض لوگ ان میں سے ایسے ہیں۔ جو خدا کا ذکر غیر مناسب طریقے سے ہی کرتے ہیں۔
● سب گناہوں سے بڑے گناہ جھوٹی بات کہنا ہے۔
● بہترین تونگری نفس کی تونگری ہے۔ اور بہترین توشہ تقویٰ ہے۔
● حکمت کی جڑ خدا کا خوف ہے۔
● دل میں بیٹھنے والی باتوں میں بہترین بات (دین پر) یقین ہے۔
● شک پیدا کرنا کفر ہے۔
● نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں سے ہے۔
● خیانت جہنم کی آگ ہے۔ اور نشہ آگ کا داغ ہے۔
● شعر گوئی ابلیس کا کام ہے۔ اور شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔
● بدترین روزی یتیم کا مال کھا جانا ہے۔
● نیک بخت وہ ہے۔ جو دوسرے سے نصیحت پکڑتا ہے۔
● اور بد بخت وہ ہے۔ جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت پیدا ہوا۔
● عمل کا سرمایہ اس کا انجام ہے۔
● بدترین خواب جھوٹا ہے۔
● مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اس کو

باقی صفحہ ۲۴ پر

امیر المومنین

سیّدنا حضرت علیؓ کون تھے؟

تحریر: قاری مسعود الحسن جنجوعہ ایم اے چونیاں

نام ولقب وخاندان علیؓ نام اور ابو تراب کنیت حیدر لقب، والد کا نام ابو طالب اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ پورا سلسلۂ نسب یہ ہے۔ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ چونکہ ابو طالب کی شادی اپنے چچا کی لڑکی سے ہوئی تھی۔

اس لئے آپؓ نجیب الطرفین ہاشمی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی تھے۔ خاندان ہاشم کو عرب اور قبیلہ قریش میں جو وقعت اور عظمت حاصل تھی۔ وہ محتاج اظہار نہیں۔ خانہ کعبہ کی خدمت اور اس کا اہتمام بنو ہاشم کا مخصوص طرۂ امتیاز تھا۔

اور اس شرف کے باعث ان کو تمام عرب میں مذہبی سیادت حاصل تھی۔

حضرت علیؓ کے والد مکہ کے ذی اثر بزرگ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی آغوش شفقت میں پرورش پائی تھی۔ اور بعثت کے بعد ان ہی کے زیر حمایت مکہ کے کفرستان میں دعوت حق کا اعلان کیا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰؓ وہ شخصیت تھے۔

● :۔ جن کی تربیت خاتم الانبیاء کے گھر میں ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء)

● :۔ جن کو زمانہ طفولیت میں ہی اسلام نصیب ہوا۔ (تاریخ الخلفاء)

● :۔ جن کو حضور علیہ السلام نے عشرہ مبشرہ میں شمار فرمایا۔

● :۔ جن کو حضور علیہ السلام نے اپنا بھائی قرار دیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

● :۔ سیدنا فاطمۃ الزہراؓ سے جن کا نکاح ہوا

● :۔ جن کا درجہ سابقون الاولون میں قرار دیا۔

● :۔ جو زندگی میں دخول جنت کی بشارت سے نوازے گئے۔

● :۔ جو جوانی کے دور میں اس قدر مشہور ہو گئے کہ آپؓ کا لقب اسد اللہ الغالب تجویز کیا گیا

● :۔ جن کی زندگی کا دور بت پرستی سے پاک رہا۔ (صواعق محرقہ ص۷۲)

:۔ جن کو غزوہ تبوک کے موقع پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر والوں کے لئے خلیفہ مقرر کیا حبیب کبریا نے فتح خیبر کے لئے جن کو علم عنایت فرمایا۔ مباہلے کے دن جن کو حضورؐ ہمراہ ساتھ لے گئے۔ کیوں کہ نصاریٰ نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر حضرت مع فرزند ولد اور اہلبیت کے آئیں تو مباہلہ نہ کرنا۔

(احیات القلوب صفحہ ۵۹۵/۲۰۵)

:۔ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کا لقب استعمال فرمایا۔ (صواعق)

● :۔ جن کو حضورؐ نے خم غدیر کے موقع پر تمام مومنین کا دوست بنا کر ہمیشہ کے لئے صحابہ کرامؓ اور عشرت رسولؐ کے درمیان دینی اختلافات کا خاتمہ کر دیا۔ (مشکوٰۃ)

● :۔ جنہیں سرور کائناتؐ نے اپنا محبوب قرار دیا۔ (صواعق)

● :۔ جن کے دل کی پختگی اور زبان کی سلامتی کے لئے رحمت دو عالمؐ نے ان الفاظ میں دعا فرمائی

اللھم اھد قلبہ وثبت لسانہ۔

● :۔ جن کو حضورؐ کی اس دعا کے بعد دینی فیصلہ میں کبھی شک و تردد نہ ہوا۔

- جن کو اپنی دنیاوی زندگی میں سرورِ کائنات نے اپنے سامنے ایک فیصلے کا حکم مقرر فرمایا (صواعق ص۳)
- جن کی محبت کو رحمتِ دو عالمؐ نے اپنی محبت قرار دیا۔ (صواعق)
- جن کے بغض کو احمد مجتبیٰؐ نے اپنا بغض قرار دیا۔ (صواعق)
- جن کے صلب پر حبیبِ کبریا سرورِ کائنات نے فخر کیا۔ کہ میری اولاد ان کے صلب سے بڑھے گی۔ (صواعق)
- فاروق اعظمؓ نے جن کو بہترین فیصلہ کرنے والا تسلیم کیا۔
- ابن عباسؓ نے جن کے فیصلے کی تصدیق فرمائی۔
- مسائل وراثت میں جن کو عبداللہ بن مسعودؓ نے ماہر تسلیم کیا۔
- خیبر میں بھیجتے وقت جن کی آنکھ پر رسول کریمؐ نے اپنے منہ کا لعاب لگایا۔
- جن کے فیصلے دنیا کے لئے حیران کن ثابت ہوئے۔
- جو علم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے
- حفظ قرآن میں جو اپنے زمانہ میں بے مثال تھا۔
- تلاوت قرآن شب و روز جن کا مشغلہ تھا۔
- جنگ خیبر میں جن کے ہاتھ فتح ہو جانے کی بشارت سرورِ کائنات نے دی۔ (تاریخ الخلفاء)
- جن کو امام الانبیاءؐ نے بوقت غضب سیدہ فاطمہ ابوتراب کے لقب سے خطاب فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۱۸)
- خدمت کے سلسلے میں جنہوں نے فخر الانبیاءؐ سے ۵۸۶ حدیثیں روایت فرمائیں۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۱۹)
- جن سے صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ کے جم غفیر نے حدیثیں روایت کیں۔
- جنہوں نے اہالیان کوفہ کی اصلاح کے لئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو مقرر فرمایا۔ (مقدمہ نصب الرایہ ص۲)
- جن کے حسنِ تدبیر کی وجہ سے کوفہ صحابہ کرامؓ کی چھاؤنی بن گیا (مقدمہ نصب الرایہ ص۳)
- جن کے مساعی جمیلہ کی برکت سے ہزاروں محدثین کوفہ کی سرزمین سے پیدا ہوئے۔
- جن کے بغیر کسی کو سرورِ کائنات کے ساتھ بحالت غصہ کلام کرنے کی جرأت نہ پڑتی تھی۔
- جن کے جسم سے شجاعت کے آثار نمایاں تھے
- حضورؐ کے لعاب دہن کے معجزے سے جن کی آنکھیں مدت العمر تک بیمار نہ ہوئیں۔
- لعاب دہن کی وجہ سے جن کے سر میں کبھی درد پیدا نہ ہوتا۔
- جن کے متعلق غلو فی المحبت کے حضورؐ نے سبب ہلاکت قرار دیا۔ (تاریخ الخلفاء)
- اسی طرح جن کے بغض کو مصطفیٰؐ نے سبب حرمان بتایا۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۲۱)
- خوارج کے ساتھ قتال کی خبر جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔
- بروایت حضرت امام عسکری اگر سرورِ کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبرؓ کو کان اور آنکھ قرار دیا تو حضرت علی مرتضیٰؓ کو بدن کے لئے بمنزلہ سر کے قرار دیا۔ (صواعق محرقہ)
- ہجرت کی شب اگر امانت خالق کی حفاظت کے لئے صدیق اکبرؓ کو منتخب فرمایا تو امانت مخلوق کے لئے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو۔
- واقدی کی روایت کے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔
الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار
- جو خشیت الٰہی کی وجہ سے اکثر اشکبار رہتے تھے۔
- جنہوں نے اپنے بھائی عقیل کو تو واپس کر دیا۔ لیکن بیت المال میں کمی نہ آنے دی
- شہادت عثمانؓ کے بعد اکثر لوگوں کی نگاہیں بغیر آپ کے نہ جم سکیں۔
- جنہوں نے سیدنا معاویہؓ سے قتال کے باوجود بعد از فراغت نہایت جرأت اور دیانتداری سے یہ بیان دے دیا۔ کہ ہمارے اور حضرت معاویہؓ کے مابین ایمانی اور مذہبی کوئی اختلاف نہیں ہے۔
- جنہوں نے جنگلات پر ٹیکس لگا کر بیت المال کے لئے چار ہزار سالانہ کی آمدنی بڑھا دی۔ (الخراج ص۹)
- جنہوں نے گھوڑوں پر زکوٰۃ منسوخ کر دی۔ (کتاب الخراج ص۳۴)
- جنہوں نے عمال کے اخلاق کی کڑی نگرانی فرمائی۔
- جنہوں نے تحریری بازپرس کے علاوہ تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمائے۔
- جنہوں نے ذمی دہقانوں کے ساتھ نرمی کے برتاؤ کا حکم عمال کو دیا۔
- جنہوں نے اپنے مقرر کردہ قاضی شریح کے سامنے مدعا علیہ کے جانے سے دریغ نہ کیا

● :- جن کے سداقت کی وجہ سے صاحب مقدمہ نصرانی کو ایمان نصیب ہوا۔

● :- بازار میں جاکر ناپ تول کی دیکھ بھال کرنا جن کا شعار تھا۔

● :- جو بائع مشتری کو اکثر اوقات دیانت داری کی ہدایت فرماتے تھے۔

● :- جن کی زندگی میں دامن نبوتؐ میں پرورش پانے کا اثر نمایاں تھا۔

● :- استخراج استنباط مسائل کے سلسلے میں جنہیں فطری ملکہ حاصل تھا۔

● :- رفاقت مصطفویؐ کے بعد ۳۰ سال میں جن کو تعلیم وارشاد کی مسند نصیب ہوئی۔

● :- جو حضورؐ کی زندگی میں کاتب الوحی تھے

● :- جن کو فقہ اسلامی میں بھی پایہ بلند حاصل تھا۔

● :- معجزات کے علاوہ بھی فقہی مسائل حل کرنا جن کے لئے مشکل نہ تھا۔

● :- بڑے بڑے صحابہ کرامؓ جن سے استفسارات کیا کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء ص ۳۴۶)

● :- تصوف کا سرچشمہ بھی جن کی ذات گرامی سے وابستہ ہے۔

● :- فن نحو کی بناء جنہوں نے ڈالی امت پر احسان عظیم فرمایا۔

● :- جو فطرتاً سلیم الطبع واقع ہوئے تھے۔

● :- جن کی پوری زندگی زہد و ورع سے ڈوبی ہوئی تھی۔

● :- جن پر غربت و امارت کے دونوں دور گذرنے کے باوجود خرافات دنیاوی نے اثر نہ کیا۔

● :- جنہوں نے امیر المومنین ہو جانے کے باوجود اپنے لئے ساری عمر کوئی عمارت نہ بنوائی

● :- جنہوں نے سادگی کے پیش نظر کوئی ملازم نہ رکھا۔

● :- جن کے متعلق سیدہ عائشہؓ کا مقولہ مشہور ہے کہ سیدنا علی قائم اللیل اور صائم النہار تھے (ترمذی)

● :- رُکّعاً سُجّداً سے جن کی ذات گرامی مراد لی گئی ہے۔ (تفسیر فتح البیان ج ۹)

● :- جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبی حیثیت سے زیادہ قرب حاصل ہے۔

● :- جو دین داروں کی تعظیم فرماتے تھے (روضۃ النظر ج ۲ ص ۲۱۲)

● :- جن کے طرز معاشرت میں جاہ و حشم اور تکلف کا معمولی شائبہ بھی نہ تھا۔

● :- جو دور خلافت میں تنہا بازاروں میں گھومتے تھے۔

● :- جو بھولوں بھٹکوں کو راستہ بتا دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

● :- جن کی غذا نہایت معمولی تھی۔

● :- جو نفیس قسم کے پکے ہوئے کھانوں سے احتراز فرماتے تھے۔

● :- جن کا ہر سمت سے علم پھوٹتا تھا

۸۵ :- لوگوں کی منت سماجت کے باوجود جنہوں نے قبل از وقت خلافت کو قبول نہ کیا۔ (نہج البلاغہ)

● :- جنہوں نے فاروق اعظمؓ اور صدیق اکبرؓ کے نام اپنے بچوں کے رکھ کر الفت و محبت کا ثبوت بہم پہنچایا۔ (تاریخ الائمہ)

● :- کمزوروں اور ناتوانوں کی امداد کرنا جن کا شعار تھا۔

● :- صدیق اکبرؓ کے پیچھے نمازیں ادا کر کے جنہوں نے ایمانی حقوق کو پورا کیا۔ (احتجاج)

● :- جنہوں نے محمد ابن ابی بکرؓ یتیم کی پرورش کے لئے اسماء بنت عمیس سے نکاح کرنا منظور کیا

● :- جنہوں نے فاروق اعظمؓ کے مذہب کو دین اللہ سے تعبیر کر کے اتحاد عمل اور حرمت دینی کا ثبوت دیا۔

● :- جنہوں نے ان کے لشکر کو جند اللہ فرما کر دین کو تقویت پہنچانے کا سامان مہیا فرمایا۔

● :- جنہوں نے سیدنا عمرؓ کو مسلمانوں کا ملجا ماوائی قرار دے کر معاندین کے منہ پر مہر لگا دی۔

● :- جنہوں نے اصحاب رسولؐ کی توصیف فرما کر مذہب اہلسنت کی تاکید فرمائی۔ (نہج البلاغہ)

● :- جنہوں نے مذہب اہل سنت کو خدا اور ان کے رسول کا وضع کردہ قانون تسلیم کیا۔ (احتجاج طبرسی)

● :- جنہوں نے سیدنا عثمانؓ کو انت اقرب الی رسول اللہ وشیجۃ رحم منہما فرما کر دامادیؓ ثابت کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شبہ کرنے والوں کا شبہ رد فرمایا۔ (نہج البلاغہ)

● :- جنہوں نے بوقت محاصرہ حسینؓ اور حسنؓ کو بھیج کر عثمانؓ کی فضیلت پہ مہر تصدیق فرمائی۔ (نہج البلاغہ ص)

● :- جنہوں نے بوجہ سیاسی غلطیوں کے سیدہ عائشہؓ کے لشکر کے ساتھ جنگ کے باوجود ولہا حرمتہا الاولی۔ فرما کر سیدہ عائشہؓ کی عزت و حرمت کا اقرار کیا۔ (نہج البلاغہ)

● :- جنہوں نے اپنے دور میں فضل کی تقسیم نہ کر کے صدیق اکبرؓ کی ہمنوائی کا عملی طور پر اعلان کیا

● :- جنہوں نے بوقت وفات سرور کائناتؐ قلم دوات نہ دے کر فاروق اعظمؓ کی تائید فرمائی۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں

اپنے روحانی، جسمانی و گھریلو مسائل کا حل مفت معلوم کریں

نوٹ

مریض معہ والدہ کے نام کے ساتھ جوابی لفافہ معہ مختصر پتہ اور مختصر خط تحریر فرمائیں۔

پتہ: عبدالقادر قادری

ادارہ اصلاح خدمت انسانیت

سی پی او بکس نمبر ۳۳۱۴ کوڈ نمبر ۷۴۰۰۰ کراچی

میں کہاں کہاں نہ پہنچا تری دید کی لگن میں

از: مولانا سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

امام احمد بن حنبلؒ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے ان کا نسبی تعلق عرب کے قبیلہ شیبان سے تھا۔ بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔ تحمل، جفاکشی، عزم و استقلال، صبر و ہمت، استقامت و عزیمت کا پیکر تھے۔ جب ۲۱۸ھ ہجری میں مامون رشید نے عقیدۂ خلق قرآن کو رائج کرنے کے لئے پکڑ دھکڑ شروع کی تو اس کا سب سے پہلا نشانہ امام احمد بن حنبلؒ تھے۔ اور سب سے زیادہ مصائب اور تکالیف اس مسئلہ پر حضرت احمد بن حنبلؒ نے برداشت کیں۔ تنہا امام احمد بن حنبلؒ نے حکومت وقت کا مقابلہ کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ کو جب رقہ سے واپس بغداد واپس بھیجا گیا تو چار بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈالی ہوئی تھیں۔ تین دن تک متواتر امام احمد بن حنبلؒ کو لایا گیا تو والی بغداد نے کہا آپ خدا کے لئے اپنے عقیدہ کو چھوڑ دیں۔ خلیفہ آپ کو قتل تو نہیں کرے گا۔ البتہ اذیت ناک سزا دے گا۔ اور ایسی جگہ بند کر دے گا جہاں سورج کی روشنی کا گذر بھی نہ ہوگا۔ اس کے بعد امام صاحب کو معتصم باللہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ معتصم باللہ نے جب خلق قرآن پر اصرار کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ میرا عقیدہ یہی ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام قدیم ہے۔ یہ مخلوق نہیں ہے۔ اور نہ حادث ہے۔ اس انکار پر امام احمد بن حنبلؒ کو ۲۸ کوڑے مارے گئے۔ ہر دو کوڑے مارنے کے بعد تازہ جلاد بدلا جاتا۔ امام احمد بن حنبلؒ کوڑا کھانے کے بعد یہ فرماتے "میرے سامنے اللہ کی کتاب یا اس کے رسول کی سنت سے دلیل پیش کرو تو اس کو مان لوں۔"

اور زبان سے یہ بھی کہتے جاتے تھے۔

ستمگر تجھ سے امید کرم ہوگی جنہیں ہوگی
مجھے تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

واقعہ کی تفصیلات خود احمد بن حنبلؒ کی زبانی پڑھیے:

"میں اس مقام پر پہنچا جس کا نام باب البستان ہے۔ تو میرے لئے سواری لائی گئی۔ اور مجھکو سوار ہونے کا حکم دیا گیا۔ مجھے اس وقت کوئی سہارا دینے والا نہیں تھا۔ اور میرے پاؤں میں بوجھل بیڑیاں تھیں۔ سوار ہونے کی کوشش میں کئی دفعہ اپنے منہ کے بل گرتے گرتے بچا۔ آخر کسی نہ کسی طرح سوار ہوا۔ اور معتصم کے محل میں پہنچا مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کر دیا گیا۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ آدھی رات کا وقت تھا اور وہاں کوئی چراغ نہیں تھا۔ میں نے نماز کے لئے مسح کرنا چاہا اور ہاتھ بڑھایا تو پانی کا ایک طشت اور پیالہ رکھا ہوا ملا۔ میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اگلے دن معتصم کا قاصد آیا۔ اور مجھے خلیفہ کے دربار میں لے گیا۔ معتصم بیٹھا ہوا تھا۔ قاضی القضاۃ احمد بن ابی داؤد (مشہور معتزلی۔ آسی) بھی موجود تھا۔ اور ان کے ہم خیالوں کی ایک بڑی جمعیت تھی ابو عبدالرحمان الشافعی بھی موجود تھے۔ اسی وقت دو آدمیوں کی گردنیں اڑائی جا چکی تھیں۔ میں نے ابو عبدالرحمن شافعی سے کہا کہ تم کو امام شافعیؒ سے مسح کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ ابی داؤد نے کہا اس شخص کو دیکھو کہ اس کی گردن اڑائی جانے والی ہے۔ اور یہ فقہ کی تحقیق کر رہا ہے۔ معتصم نے کہا ان کو میرے پاس لاؤ۔ وہ برابر مجھے بلاتا رہا۔ یہاں تک کہ میں اس سے بہت قریب ہو گیا۔ اس نے کہا بیٹھ جاؤ۔ میں بیڑیوں سے تھک گیا تھا۔ اور بوجھل ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے کہا کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دی جائے۔ خلیفہ نے کہا کہو! میں نے کہا کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسول نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا "لا الہ الا اللہ" کی شہادت کی طرف میں نے کہا تو میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ پھر میں نے کہا آپ کے جد امجد حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے ایمان کے بارے میں آپ سے سوال کیا۔ فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ فرمایا اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی۔ اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصہ کا نکالنا۔ اس پر معتصم نے کہا کہ اگر تم میرے پیش رو کے ہاتھ پہلے نہ آگئے ہوتے تو میں تم سے تعرض نہ کرتا۔ پھر عبدالرحمان بن اسحاق کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اس آزمائش کو ختم کرو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ اکبر اس میں تو مسلمانوں کے لئے کشائش ہے۔ خلیفہ نے علماء حاضرین سے کہا کہ ان سے مناظرہ کرو۔ اور گفتگو کرو، پھر عبدالرحمان سے کہا کہ ان سے گفتگو کرو (یہاں امام احمد اس مناظرہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں)

ایک آدمی بات کرتا اور میں اس کا جواب دیتا۔ دوسرا بات کرتا میں اس کا جواب دیتا۔ معتصم کہتا احمد! تم پر خدا رحم کرے تم کیا کہتے ہو۔ میں کہتا امیر المومنین کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں سے کچھ دکھایئے تو میں اس کا قائل ہو جاؤں۔ اور ان کے آستانہ پر حاضر ہوں۔ اور پھر کہتا احمد! میں تم پر بہت شفیق ہوں اور مجھے تمہارا ایسا ہی خیال ہے جیسا اپنے بیٹے ہارون کا۔ تم کیا کہتے ہو میں وہی جواب دیتا کہ مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول میں سے کچھ دکھا دو تو میں قائل ہو جاؤں۔ جب بہت دیر گذر گئی تو وہ اکتا گیا۔ اور کہا جاؤ۔ اور مجھے قید کر دیا۔ میں اپنی پہلی جگہ واپس آ گیا۔ اگلے روز پھر مجھے طلب کیا گیا اور مناظرہ ہوتا رہا اور میں سب کا جواب دیتا رہا۔ یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا۔ جب اکتا گیا تو کہا جاؤ ان کو لے جاؤ۔ تیسری رات کو میں یہ سمجھا کہ کل کچھ ہو کر رہے گا۔ میں نے ڈوری منگوائی اور اس سے بیڑیوں کو کس لیا۔ اور جس ازار بند سے

میں نے بیڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ اس کو اپنے پائجامہ میں پھرتے ڈال لیا۔ کہ کہیں سخت وقت آئے اور میں برہنہ ہو جاؤں۔ تیسرے روز مجھے پھر طلب کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ دربار بھرا ہوا ہے۔ میں مختلف ڈیوڑھیاں اور مقامات طے کرتا ہوا آگے بڑھا۔ کچھ لوگ تلواریں لئے کھڑے تھے۔ کچھ لوگ کوڑے لئے۔ اگلے دنوں کے بہت سے لوگ آج نہیں تھے۔ جب میں معتصم کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر کہا ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو۔ لوگ مناظرہ کرنے لگے میں ایک کا جواب دیتا۔ پھر دوسرے کا جواب دیتا۔ میری آواز سب پر غالب تھی۔ تو مجھے الگ کر دیا۔ اور ان کے ساتھ تخلیہ میں کچھ بات کہی پھر ان کو ہٹا دیا۔ اور مجھے بلا لیا۔ اور پھر کہا احمد! خدا تم پر رحم کرے۔ میری بات مان لو میں تم کو اپنے ہاتھ سے رہا کر دوں گا۔ میں نے پہلا سا جواب دیا۔ اس پر اس نے برہم ہو کر کہا ان کو پکڑو اور کھینچو۔ اور ان کے ہاتھ اکھیڑ دو میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جلاد تازیانے لگانے والوں کو بلایا۔ جلادوں سے کہا آگے بڑھو ایک آدمی آگے بڑھتا اور مجھے دو کوڑے لگاتا۔ معتصم کہتا زور سے لگاؤ۔ پھر وہ ہٹ جاتا اور دوسرا آتا۔ اور دو کوڑے لگاتا۔ ۱۹ کوڑوں کے بعد معتصم پھر میرے پاس آیا اور کہا کیوں احمد تم اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو۔ بخدا مجھے تمہارا بہت خیال ہے۔ ایک شخص عجیف مجھے تلوار کے دستے سے چھیڑتا اور کہتا کہ تم ان سب پر غالب آنا چاہتے ہو۔ دوسرا کہتا اللہ کے بندے خلیفہ تمہارے سر پر کھڑا ہے۔ کوئی کہتا امیر المومنین آپ روزے سے ہیں۔ اور دھوپ میں کھڑے ہیں۔ معتصم پھر مجھ سے بات کرتا اور میں اس کو وہی جواب دیتا۔ وہ پھر جلاد کو حکم دیتا کہ پوری قوت سے کوڑے لگاؤ۔ امام کہتے ہیں کہ پھر اسی اثناء میں میرے حواس جاتے رہے۔ جب میں ہوش میں آیا تو دیکھا کہ بیڑیاں کھول دی گئی ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا ہم نے تم کو اوندھے منہ گرا دیا۔ تم کو روندا۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ مجھ کو کچھ احساس نہ ہوا۔“

بحوالہ تاریخ دعوت وعزیمت ج ا ص ۹۶ تا ۹۹

امام احمد بن حنبلؒ کو ۲۸ مہینے قید میں رکھا گیا محمد بن اسمعیل فرماتے ہیں۔ جس طرح امام احمد بن حنبلؒ کو کوڑوں سے پیٹا گیا۔ اگر اس طرح کا ایک کوڑا ہاتھی کو مارا جاتا تو وہ بھی چیخ مار کر بھاگ جاتا۔ ایک صاحب جنہوں نے امام احمد بن حنبلؒ کی تکالیف اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ کا روزہ تھا۔ میں نے درخواست کی کہ آپ روزے سے ہیں۔ اگر اپنی جان بچانے کے لئے اقرار کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام صاحب نے میری بات کی طرف توجہ نہ دی۔ شدت پیاس میں امام صاحب نے پانی مانگا۔ جب پیش کیا گیا تو پینے کے بغیر واپس دے دیا۔ امام صاحب کے لڑکے فرماتے ہیں کہ انتقال کے بعد جب ہم نے دیکھا تو ان کے جسم پر کوڑوں کے نشان بدستور موجود تھے۔ ایک دفعہ کچھ لوگوں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ حدیث میں موجود ہے کہ کفر کا کلمہ زبان سے جان بچانے کے لئے کہہ دے تو حرج نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ یہ بھی تو حدیث ہے کہ پہلے لوگوں کو دین کی خاطر آرے سے چیرا گیا۔ لیکن انہوں نے دین کو نہ چھوڑا۔ تب لوگ سمجھے کہ یہ دین سے نہیں ہٹیں گے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے مسئلہ خلق قرآن پر بے نظیر استقامت کا ثبوت دیا۔ معتصم باللہ کے زمانے میں عموماً دس کوڑے امام احمد بن حنبلؒ کو لگوائے جاتے تھے۔ بعض دفعہ امام صاحب بے ہوش ہو جاتے۔ انہی دنوں ایک مشہور و معروف ڈاکو ابوالہیثم نے بڑی کوشش سے کسی طرح جیل میں احمد بن حنبلؒ سے ملاقات کی۔ ڈاکو نے پوچھا کہ آپ کو یقین ہے کہ آپ حق پر ہیں۔“ امام احمد نے فرمایا ” میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں“ ابوالہیثم کہنے لگا دیکھئے! ساری زندگی میں نے چوری اور ڈاکہ زنی میں گذاری ہے۔ سینکڑوں ڈاکے ڈال چکا ہوں۔ اور بیسیوں مرتبہ گرفتار ہو چکا ہوں۔ آج تک میں نے ۱۸ سو کوڑے کھائے ہیں۔ لیکن اپنے جرم کا اعتراف نہیں کیا۔ اور آپ تو حق پر ہیں۔ لہٰذا کوڑوں کی وجہ سے آپ کے پایہ ثبات میں لغزش نہیں آنی چاہیئے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں زندگی بھر اس ڈاکو کو دعائیں دیتا رہا۔ جس کی باتوں نے انتہائی نازک مرحلے میں میرے پائے ثبات میں لغزش نہیں آنے دی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے آئندہ کے لئے آنے والوں کو دین پر استقامت کا سبق دیا۔ کہ جان جاتی ہے تو چلی جائے۔ لیکن جابر حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہنے سے باز نہ رہا جائے۔

امام احمد بن حنبلؒ مندرجہ ذیل اشعار کا مصداق تھے۔

سر دار بھی پکارا لب بام بھی صدا دی
میں کہاں کہاں نہ پہنچا تیری دید کی لگن میں
مقام فیض راہ میں کوئی جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

دو کان جیسے سونے کی کان
عربین جیولرز جس کا نام
جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔
تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں
حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

بھارت میں قادیانیت کا تعاقب

مفتی اعظم بمبئی حضرت مولانا

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب

سے ایک انٹرویو

تحریر: رانا محمد انور

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہٗ بمبئی بلکہ پورے صوبے کے مفتیٔ اعظم ہیں، وہ گذشتہ دنوں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان تشریف لائے افسوس کہ واہگہ بارڈر پر متعین کسی قادیانی افسر نے انہیں واپس بھیجدیا وہ دوبارہ کوشش کر کے تشریف لائے لیکن کانفرنس اختتام کو پہنچ چکی تھی بہرحال انہوں نے پاکستان میں قیام کے دوران، ربوہ، جھنگ، سرگودھا، ملتان، بہاولپور اور کراچی کا مختصر دورہ فرمایا، کراچی میں قیام کے دوران ان سے انٹرویو کی کچھ شکل نکل آئی جو ذیل میں پیش ہے ———

س: بھارت میں آپ کی مصروفیات اور مشاغل کیا ہیں؟ کچھ خاندانی اور علمی حالات؟ آپ کی زندگی کا کوئی خاص واقعہ؟

ج: میری پیدائش ضلع فتح پور صوبہ یوپی کے ایک گاؤں موضع عالم گنج میں ہوئی جو کئی پشتوں سے ہمارے آباؤ اجداد کی اقامت گاہ ہے۔ ہم لوگ مسلم راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں جن لوگوں کو اللہ نے قبولِ اسلام کی توفیق دی بیشتر راجپوت لوگ تھے، جن کی بہادری اور شجاعت محتاجِ ثبوت نہیں۔ ہندوستان میں بیشتر علاقوں میں آپ کو کثیر تعداد میں مسلمان راجپوتوں کے خاندان ملیں گے۔ اس قوم کا اتنی بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لینا اسلام دشمنوں کے اس غلط پروپیگنڈے کی تردید ہے کہ معاذ اللہ اسلام ہندوستان میں جبر پھیلا ہے، ظاہر ہے اگر یہ مفروضہ صحیح مان لیا جائے تو پھر ایک بھی غیر مسلم کا وجود ہندوستان میں نہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو لوگ راجپوتوں کو زبردستی مسلمان نہ بنا سکتے تھے ان کے لئے پوری آبادی کو حلقۂ اسلام میں داخل کر لینا کیا مشکل تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا کردار اسلام کی سچی تعلیمات اور مسلم صوفیاء کی تبلیغی مساعی نے سارے ہندوستان میں اسلام کی راہ ہموار کی اور بہت سی سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئیں انہیں میں ہمارے آباء اجداد بھی تھے جنہیں اللہ نے یہ توفیق دی کہ قبولِ اسلام کا شرف حاصل کریں۔

دینی تعلیم و تربیت کی خصوصاً ان خاندانوں میں آج بھی کمی محسوس ہوتی ہے جن کے آباؤ اجداد غیر مسلم تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے پہلے تک تو صورتِ حال اور زیادہ تشویشناک تھی۔ الحمدللہ ہمارے اکابر کی جدوجہد سے آج بستی بستی میں مدارس و مکاتب کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ میری دینی تعلیم و تربیت اصلاً والدہ مرحومہ کی دین ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ میں عالمِ دین بنوں۔ میرے بچپن ہی میں والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ مگر آج تک ان کی باتیں یاد ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا اور اس نہج پر تربیت بھی کی چنانچہ ان کے انتقال کے بعد ناساعد حالات کے باوجود بھی اللہ نے مجھے یہ توفیق دی کہ تعلیم مکمل کر دوں اور آج میں برائے نام جو کچھ بھی ہوں سب انکی دعاؤں کا صلہ ہے۔ قابلِ ذکر واقعہ کے طور پر میں والدہ مرحومہ کے دینی تصلب ہی کا ایک قصہ بیان کر دوں۔ مجھ سے پہلے اور بعد میرے کئی بھائی بہن بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ ہمارے رشتہ داروں میں بعض ضعیف الاعتقاد قسم کی عورتوں نے میری پیدائش کے بعد منت مانی تھی کہ زندہ رہا تو فلاں بزرگ کے مزار پر ال سال کی عمر تک مونڈن کرائیں گی (بال منڈوانا) اب خدا کی قدرت کہ میں ہی تنہا زندہ بچا بھی والدہ پر بہت زور ڈالا گیا کہ یہ منت پوری کرنے دیں ورنہ خدانخواستہ یہ بھی مر جائیگا والدہ کا ایک ہی جواب تھا کہ جہاں اتنے مرے ایک یہ بھی مر جائے لیکن مجھے شرک گوارہ نہیں۔

میری تعلیم کچھ تو اپنے گاؤں کے مدرسے میں ہوئی مگر زیادہ تر بلکہ تقریباً تمام درسیات ہدایہ آخرین تک جامعہ عربیہ ہتورہ ضلع باندہ میں پڑھیں پھر ایک سال جامع مسجد امروہہ میں اور کچھ دن دارالعلوم دیوبند میں رہ کر استفادے کا موقع ملا۔ تعلیم مکمل کر لینے کے بعد ہی سے درس و تدریس میں مشغول ہو گیا پہلے کچھ دن نادر علی مدرسہ ہتورا میں رہا اور اس کے بعد بمبئی آ گیا بمبئی اگرچہ کاروباری اقتدار نظر سے آیا تھا مگر اللہ کو منظور کچھ اور تھا لہٰذا کچھ دنوں کے بعد دارالعلوم امدادیہ سے وابستہ ہو گیا اور تقریباً پندرہ برس کا عرصہ ہو گیا یہ وابستگی آج تک برقرار ہے، درس و تدریس کے علاوہ افتاء کی ذمہ داریاں بھی مجھ پر ہیں، اور ہر ایک مشغولیت ایسی ہے کہ دوسرے مشاغل کے لئے وقت

نہیں مل پاتا۔ تاہم بمبئی کے اردو اخبارات سے مستقل وابستگی کی وجہ سے کچھ دینی مضامین کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سیاسی سوشل ادبی نیم ادبی مصروفیات کے لیے وقت ہی نہیں ملتا البتہ ختم نبوت کے محاذ پر جب ضرورت ہوتی ہے اپنی ہر مشغولیت کو ترک کر کے اس طرف فوری توجہ دینا سب سے مقدم سمجھتا ہوں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مزید توفیق دے۔

س ۲:۔ آپ پاکستان میں پہلی مرتبہ تشریف لائے آپ نے کیسا محسوس کیا نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو ردِّ قادیانیت کے سلسلہ میں خدمات انجام دے رہی ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟"

ج ۲:۔ میرا یہ سفر صرف اور صرف ختم نبوت کے تعلق سے تھا، سنا بھی تھا اور پڑھا بھی تھا مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی وسعت اب بچشم خود دیکھ لی اور اس سے بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کو جزائے خیر دے کہ تقسیم کے بعد انہوں نے پاکستان میں اپنے آپ کو صرف اس کام کے لئے وقف کر دیا، اور مسئلہ کی نزاکت کو کما حقہٗ سمجھا۔ ورنہ قادیانیت تو روز اوّل ہی سے اسلام کے خلاف انگریزی سامراج کی ایک سازش ہے تقسیم ہند کے بعد ان کے سیاسی منصوبے اور بھی خطرناک تھے مگر احباب سیاست کو سوچنے کی فرصت کب تھی خدانخواستہ یہ منصوبے کامیاب ہو جاتے تو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہت مضر ہوتا۔ پاکستان، جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اس اسلامی نظریاتی مملکت میں تو اسلام کے ان دشمنوں اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے لیے کوئی جگہ نہ ہونی چاہیے تھی مگر یہ بھی انگریز کی سیاست تھی کہ قادیان کو ام ... کہنے والے یک ذات وہاں سے منتقل ہو کر یہاں آگئے اور ربوہ میں انہیں بسا دیا گیا مجھے اس امر میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت پاکستان اور ہندوستان کسی کے حق میں مخلص نہیں ان کے اپنے مفادات اور منصوبے ہیں اور ہند و پاک کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرنے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ عام مسلمان تو ان سے متنفر ہے اور اس کے لئے مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت ہی کافی ہے جب وہ یہ سنتا ہے کہ یہ ایک جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والے ہیں تو خود ان سے نفرت کرتا ہے مگر ان کی سازشوں سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے اس لیے جب تک قادیانیت کا وجود ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام ختم نہ ہو گا۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی یہ دیکھ کر مجلس تحفظ ختم نبوت غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد خاموش نہیں بیٹھ گئی بلکہ آج تک اس فتنے کے تعاقب میں سرگرم عمل ہے۔

س ۳:۔ صدیق آباد (ربوہ) میں عالمی مجلس کے مراکز کو دیکھ کر آپ کے تاثرات کیا ہیں۔؟

ج ۳:۔ ربوہ ایک سازش کے تحت وجود میں آیا تھا۔ وہاں عملی طور پر ایک قادیانی ریاست کی تشکیل پیش نظر تھی، یہی وجہ ہے کہ طویل عرصے تک عام مسلمان اس علاقے میں داخل بھی نہ ہو سکتا تھا۔ یہ اللہ کا فضل ہے کذاب کے جانشینوں کا یہ طلسم زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکا اور آج یہ ایک کھلا شہر ہے۔ اور یہاں ختم نبوت کے مراکز بھی قائم ہیں۔ ان مراکز کی افادیت بھی میرے سامنے ہے اگر مزید توجہ کی گئی تو انشاء اللہ یہ طلسم سامری ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گا۔

س ۴:۔ بھارت میں قادیانیوں کی پوزیشن اب کیا ہے؟ خصوصاً پاکستان اور عرب ممالک میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد وہاں

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ ○ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

کے مسلمانوں اور پھر قادیانیوں سے مناظرے وغیرہ بھی ہوتے ہیں، کچھ واقعات اگر آپ کے ذہن میں ہوں تو فرمائیے۔؟

ج ۸:۔ بھارت میں قادیانی کسی قابل ذکر پوزیشن میں نہیں۔ آپ اس سے سمجھ لیں کہ بمبئی جیسے شہر میں بمشکل ڈیڑھ دو سو قادیانی ہوں گے، دہلی جو دارالسلطنت ہے وہاں بھی ان کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ البتہ پاکستان میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد انہوں نے ہندوستان میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔

چند علاقے ان کا نشانہ ہیں، جن میں بیشتر کا تعلق جنوبی ہند سے ہے۔ مثال کے طور پر حیدرآباد میں ان کی تعداد بجائے چند سو کے ہزار تک ہوگی۔ شہر میں تو لوگ ان سے واقف ہیں مگر دیہاتی بستیوں میں پہنچ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کیا تھا۔ ورنگل کا علاقہ خصوصی نشانہ تھا جس کے لئے ایک زمانے میں انہوں نے ورنگل فنڈ کا بھی اعلان کیا تھا، تاکہ دیہاتی غریب مسلمان کو دنیوی منفعت کا لالچ دیکر ان کے ایمان کو خریدا جاسکے مگر حیدرآباد کے علماء کو اللہ جزائے خیر دے کہ بروقت اس کا تدارک کیا اور قادیانی جو خواب دیکھ رہے تھے وہ اس میں ناکام ہوگئے۔ اس علاقے میں ایک قصبہ ہے یادگیر، یہیں پر حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کٹکی مدظلہٗ کا مناظرہ سلیم نامی ایک قادیانی مبلغ سے ہوا تھا جس میں یہ قادیانی مبلغ لاجواب ہوگیا بلکہ بتلانے والوں کے مطابق بیہوش بھی ہوگیا تھا۔ کیرالہ وغیرہ میں چند مقامات اور بھی ہیں مگر ہر جگہ ان کے تعاقب کرنے والے موجود ہیں، شمالی ہند میں علی گڑھ، آگرہ کے اطراف میں ان کی سرگرمیاں سننے میں آئی تھیں چنانچہ مولانا اسماعیل صاحب مدظلہٗ العالی کے ایک دورے کے بعد یہ فتنہ ختم ہوگیا۔ فتح پور میں بھی کچھ سرگرم ہوئے تھے مگر وہاں مولوی محمد عمر قاسمی مستقل تعاقب میں سرگرم ہیں، کرناٹک میں مولانا ریاض احمد صاحب نے بڑی خدمات انجام دی ہیں اور آپ ہی کی کوششوں سے کرناٹک ہائی کورٹ نے ۱۹۶۰ء میں انہیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔ بہار و اڑیسہ کے چند اضلاع میں بھی پائے جاتے ہیں مگر وہاں حضرت مولانا محمد اسماعیل کٹکی مدظلہٗ موجود ہیں، ہمارے یہاں صوبہ مہاراشٹر اور گجرات میں تو انشاء اللہ سر نہ اٹھا سکیں گے۔ عام مسلمان بھارت میں بھی جب یہ سنتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کا مدعی تھا اور خود کو محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا پھر مزید تردید کی ضرورت نہیں پڑتی وہ خود ان سے متنفر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گریجویٹ نوجوان اتفاقاً ان کے جنگل میں پھنس گیا۔ ہفتوں ان کے مرکز میں رہا انہوں نے اسے بیعت پر آمادہ کرنا چاہا، شروع میں تو اس نے انہیں خادم اسلام جماعت سمجھا مگر جب مرزا کی نبوت کا دعویٰ معلوم ہوا تو از خود متنفر ہوگیا، دیوبند میں تحفظ ختم نبوت قائم ہے، مہاراشٹر میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں ایک پروگرام بمبئی وغیرہ میں مرتب کرلیا ہے۔ اللہ نے چاہا تو یہ وہاں بھی سر اٹھانے کے قابل نہ رہیں گے۔ اللہ نے توفیق دی تو ہمارا ارادہ یہ بھی ہے کہ انہیں اسلام کی مسلسل تبلیغ کی جائے توقع ہے کہ بہت سے قادیانی مسلمان ہوجائیں گے۔

س ۹:۔ کیا بھارت میں قادیانیوں سے مناظرے وغیرہ بھی ہوتے ہیں، کچھ واقعات اگر آپ کے ذہن میں ہوں تو فرمائیے۔؟

ج ۹:۔ ایک مناظرے کا واقعہ تو پہلے بتا چکا ہوں یادگیر میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہٗ کے بالمقابل قادیانی مبلغ کس طرح رسوا ہوا تھا، ابھی بمبئی میں قادیانیوں کا ایک پروگرام تھا جس میں ہمارے نوجوانوں نے سوالات کرنا چاہے تو قادیانیوں نے جلسہ ہی بند کردیا۔ اس دوران احباب مجھے لے گئے میں نے اصولی طور پر یہ مطالبہ کیا کہ مرزا وسیم جو مرزا قادیانی کا پوتا اور تمہارا کل ہند امیر ہے اس سے گفتگو ہو تاکہ ہندوستان بھر کے قادیانی پابند ہوسکیں مگر وہ اس پر کسی طرح تیار نہیں ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے دن ہمارے عزیز نوجوان فاضل مولوی محمد طلحہ قاسمی نے ان کے مبلغین سے گفتگو کی مگر دو گھنٹے تک کوشش کے باوجود مرزائی مرزا کی صداقت، کردار اور پیشگوئیوں پر بات کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اندازہ ہوا کہ انہیں خود بھی اپنے جھوٹ کا یقین ہے۔ (اور آخر میں خود ہی جھگڑا بھی شروع کردیا۔ ہمارے لوگ ۸، ۱۰ ہوں گے۔ یہ ۶۰، ۷۰ کی تعداد میں تھے مگر اللہ نے نصرت کی اور اس میں بھی وہ ناکام رہے بلکہ نقصان بھی انہیں کا ہوا)

س ۱۰:۔ بھارت میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوچکی ہے، اس کی کارکردگی پر روشنی ڈالیں!

ج ۱۰:۔ اس سلسلے میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اب تک ان کی سرگرمیاں بھی کوئی خاص نہ تھیں لہٰذا ہمارے بڑوں نے چنداں ضرورت نہ سمجھی تھی اب جبکہ وہ سرگرم ہونے لگے ہیں ہم نے بھی لائحہ عمل مرتب کرلیا ہے۔ سردست تحفظ ختم نبوت دیوبند علماء اور طلباء کو مسلسل تربیت دیتی رہتی ہے تاکہ جب ان کے علاقے میں قادیانی مبلغ آئے تو اسے منہ توڑ جواب ملے اور وہ دوبارہ ادھر کا رخ نہ کرے مزید جو پروگرام ہے اس پر جلد ہی عمل شروع ہوجائیگا۔ جس کا اہم اور بنیادی پہلو قادیانیوں کو اسلام کی دعوت ہے۔

س ۱۱:۔ بھارت میں زیادہ تر کس علاقے میں قادیانی رہتے ہیں اور وہاں ردِ قادیانیت کے سلسلے میں کیا کام ہو رہا ہے۔

ج ۱۱:۔ شمالی ہند میں بہار کے کچھ اضلاع میں مونگیر، بھاگل پور، دربھنگہ (یہاں ایک ڈسٹرکٹ

مجسٹریٹ قادیانی ہے اور وہ اپنی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر مسلسل تبلیغ قادیانیت میں مشغول ہے۔ اڑیسہ کے چند مقامات پر بھی یہ پائے جاتے ہیں۔ آسام اور بنگال میں کلکتہ میں کچھ قادیانی ہیں۔ باقی کہیں قابلِ ذکر تعداد میں نہیں پائے جاتے۔

یوپی میں جو اضلاع ان کی زد میں ہیں وہ اس طرح ہیں۔ کانپور، لکھنؤ، فتح پور، شاہجہانپور، الہ آباد، ہمیر پور، مراد آباد، مظفر نگر، گونڈہ، فیض آباد، آگرہ وغیرہ زیادہ زور آگرہ، فتحپور میں نظر آیا تھا۔ اور اس سلسلے میں کام شروع ہوچکا۔ ایم پی (مدھیہ پردیش) میں نہ ہونے کے برابر ہیں یہی حال گجرات کا بھی ہے۔ مہاراشٹر میں صرف پونہ، بمبئی اور ایک دو مقامات پر ہیں مگر اس پوزیشن میں نہیں کہ سر اٹھا سکیں۔ جنوبی ہند میں یادگیر اور حیدرآباد میں خاص گروہ ہے، علاوہ اس میں بھی تقریباً ہزار یا پانچسو ہوں گے، باقی تھوڑے تھوڑے کرکے کئی مقامات پر ہیں وہاں کے لوگ بھی بیدار ہوچکے ہیں۔ کشمیر ان کا خصوصی نشانہ شروع سے رہا ہے مگر اس لحاظ سے وہاں ان کے اثرات کوئی خاص نہیں، کئی مقامات پر یہ فتنہ ہے مگر انشاء اللہ اس کا سدِّباب بھی آسان ہوگا۔

س ۸: آپ بھارت میں قادیانیوں کے خلاف بہت زیادہ سرگرم عمل ہیں اس کے محرکات کیا ہیں نیز آپ کب سے اس محاذ پر سرگرم عمل ہوئے؟

ج ۸: قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے، کوئی شخص جب قادیانی بنتا ہے تو اس کی عقیدت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقطع ہو کر مرزا قادیانی سے وابستہ ہوجاتی ہے اور امت مسلمہ سے اس کا رشتہ بالکل ختم ہوجاتا ہے۔ وہ عالم اسلام کا دشمن اور سامراجیوں نیز صیہونیت کا آلۂ کار ہوتا ہے، ہر حساس انسان جو اتنی بات سمجھ لے گا۔ ضرور یہ کوشش کریگا کہ یہ فتنہ ختم ہوجائے۔ میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے میں نے قادیانیت کے لٹریچر کو خود پڑھا ہے اور ان سے اچھی طرح واقف ہوں قادیانیت خود ساختہ دین ہے اور اس کا جو تاریخی پس منظر ہے اس سے بھی الحمدللہ آگاہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنی ہر مشغولیت پر ردِّ قادیانیت کو ترجیح دینا سعادت سمجھتا ہوں۔ طالب علمی کے دور میں جب قدوری یا کنز پڑھ رہا تھا ہمارے ایک عزیز کا انتقال ہوا ان کا سالا جو قادیانی ہوگیا تھا تدفین کے بعد اس نے اپنی تبلیغ شروع کردی۔ میرے ایک ساتھی مولانا جلال صاحب جو میرے ہم سبق تھے، وہ بھی موجود تھے، ہم دونوں سے گھنٹوں اس کی گفتگو ہوئی اور اگرچہ ہم طالب علم تھے مگر الحمدللہ وہ لاجواب ہوگیا اور اس پر بس نہیں صبح اندھیرے

باقی صفحہ ۲۵ پر

نگرانِ اعلیٰ عربی و اسلامیات
استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مختار احمد صاحب مظاہری مدظلہ العالی
ناظم تعلیمات جامعہ حنفیہ بورے والا

جامعہ حنفیہ بورے والا (رجسٹرڈ)

نگرانِ اعلیٰ شعبہ میٹرک
علاقہ کے مشہور استاد جناب الحاج محمد شفیع چوہدری صاحب
سابق ہیڈ ماسٹر ایم سی ہائی اسکول بورے والا
موجودہ ہیڈ ماسٹر جامعہ حنفیہ بورے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعہ حنفیہ جدید تقاضوں کے مطابق خالص اسلامی تعلیم گاہ اور عظیم تربیت گاہ ہے۔ اس کی تین ۳ سالہ شاندار ترقی درج ذیل ہے۔ ● بحمداللہ آج جامعہ میں ۲۳ کمرے ۵ برآمدے اور دو منزلہ شاندار مسجد تعمیر ہوچکی ● زیر تعلیم طلباء ۳۵۰ ہیں جنہیں ۲۵۰ طلباء کی تعلیم قیام و طعام کا جامعہ کفیل ہے ● اساتذہ و عملہ کی تعداد ۲۰ ہوچکی ہے ● جامعہ گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد وصول نہیں کرتا ● شعبہ عربی و اسلامیات میں ۴ اساتذہ، شعبۂ حفظ و قرأت میں ۵ اساتذہ اور شعبہ میٹرک میں ۷ اساتذہ ہیں

خواتین و طالبات کی دینی ضرورت کے لئے عظیم تعلیمی منصوبہ مدینۃ المسلمات لجامعہ حنفیہ بوریوالہ

جس کا تعمیری و تعلیمی افتتاح عنقریب ہوگا

اپیل: جامعہ حنفیہ نے طالبات کی تعلیم کے لئے جگہ خریدی ہے، اس کی قیمت قریباً تین لاکھ روپیہ جامعہ نے ادا کرنی ہے۔ تمام مسلمان اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل فرماویں۔

جدید داخلہ یکم جنوری ۱۹۹۰ء سے

داخلہ صرف درجہ اعدادیہ (سال اول) میں ہوگا شرطِ داخلہ: طالب علم حافظ قرآن یا پرائمری پاس ہو۔ اعدادیہ کے مضامین عربی، اسلامیات، فقہ، صرف، نحو، فارسی، انگریزی، اردو، ریاضی، قرأت۔

المعلن: محمد طیب حنفی - مہتمم جامعہ حنفیہ (رجسٹرڈ) بورے والا، وہاڑی، پنجاب، پاکستان

ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس کے لٹریچر کے اثرات

میں نے قادیانی جگری دوست کو چھوڑ دیا

لاہور سے ایک نوجوان کے تاثرات۔

تحریر: تنویر احمد، لاہور

مرزائیت کے بارے میں میں بچپن سے ہی کچھ نہیں جانتا تھا صرف اتنا معلوم تھا کہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا وہ انتہائی غلاظت میں مرا تھا اس سے زیادہ مجھے کچھ بھی علم نہیں تھا شاید اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آج تک کبھی بھی ایسا موقع نہیں آیا تھا جس کی وجہ سے مجھے مرزائیت کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہوا ہو۔

میٹرک کا امتحان میں نے بہت ہی اچھے نمبروں سے پاس کیا اور مجھے لاہور کے ایک اچھے کالج میں ایف ایس سی میں داخلہ مل گیا۔

ہمارے محلے میں ایک گھر ایسا تھا جس کا ابھی صرف ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اس گھر میں اب چند لوگ آ گئے تھے بشیر نامی لڑکا بھی وہاں رہتا تھا بشیر سے میری ملاقات کافی مرتبہ ہوئی تھی۔ لیکن وہ محلے میں بہت کم آتا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ واپڈا میں ایس ڈی او تھا اور اُس کا تبادلہ شاہ کوٹ ہو گیا تھا۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد وہ لوگ بھی لاہور ہی شفٹ ہو گئے تھے اتفاق سے وہ اور میں ایک ہی سیکشن میں کالج میں داخل ہو گئے اب ہم دونوں اکٹھے کالج جاتے تھے اور کالج کے اوقات میں بھی ہر وقت اکٹھے رہتے تھے سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ہم دونوں کی سوچ یکساں تھی ہمارے مشاغل بالکل ایک جیسے تھے میری ہر بات پر وہ لبیک کہتا تھا اور اس کی ہر بات پر میں لبیک کہتا تھا کالج کے اوقات میں جس طرف بھی جانا چاہتا وہ بھی خوشی سے اُس طرف ہی چل پڑتا تھا میں جب بھی یہ کہتا کہ یار بشیر آج پریڈ پڑھنے کو دل نہیں کر رہا ہے وہ بھی میری ہاں میں ہاں ملاتا اور جب بھی وہ مجھ سے کہتا کہ یار تنویر آج میرا فزکس کا پریڈ پڑھنے کو دل نہیں کر رہا ہے تو میں اس کی ہاں میں ہاں ملاتا تھا فارغ وقت میں ہم کالج سے باہر اکثر نان چنے کھایا کرتے تھے ایک اہم بات جس کا میں یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں یہ کہ میں پانچ وقت کا نمازی تھا اور نماز باقاعدگی سے ادا کرتا تھا میں چونکہ بشیر کے گھر کے سامنے سے گزر کر مسجد جاتا تھا اس لئے میں اکثر اس کو نماز پڑھنے کو کہتا لیکن اُس نے کبھی بھی اس پر آمادگی کا اظہار نہ کیا میں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی کیونکہ اکثر مسلمان بھی سال میں ایک دفعہ ہی مسجد جانے کی زحمت گوارا کرتے ہیں وقت اسی طرح گزرتا چلا گیا اور جوں جوں وقت گزرتا چلا گیا ہم ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوتے گئے ایک اور اہم بات یہ کہ اُس کے گھر والے محلے میں بہت کم لوگوں سے ملتے تھے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ کسی سے ملتے ہی نہیں تھے اور نہ ہی بشیر کبھی محلے میں دوسرے لڑکوں سے ملتا اور نہ ہی کبھی وہ عام لڑکوں کے ساتھ کوئی گیم وغیرہ کھیلتا تھا میں نے کئی بار اُس سے اس مسئلے پر بات کی مگر وہ کہتا تھا کہ میری عادت ہی ایسی ہے۔

ابھی ہمیں کالج جاتے ہوئے دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے وہ مجھے پیار سے جگر کہتا تھا اور میں اُسے پیار سے لُبتی کہتا وہ مجھ سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوتا تھا اور اگر میں اُس سے کبھی ناراض ہو بھی جاتا تو وہ میرے ہاتھ پاؤں پکڑ لیتا تھا ہم دونوں کے تعلقات اتنی مضبوط بنیادوں پر استوار ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ

ہم ایک ہی جگہ پر رہتے تھے۔

ہم ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے۔

ہم ایک ہی سیکشن میں پڑھتے تھے۔

ہمارے رول نمبر بھی بالکل آگے پیچھے تھے۔

ہمارے نظریات ملتے تھے۔

ہمارے خیالات بالکل ایک جیسے تھے

ہماری سوچ بالکل یکساں تھی۔

ہماری پسند بالکل ایک تھی۔

یہ وہ تمام وجوہات تھیں جس نے ایک مضبوط دوستی کو جنم دیا تھا ہماری دوستی ایک مثالی دوستی تھی اس گہری دوستی کے باوجود ایک دن میں پارک میں بشیر سے باتیں کر رہا تھا میں نے بشیر سے پوچھا یار بشیر تم مرزائی تو نہیں؟

بشیر نے اپنی بات جاری رکھی اور میری طرف کوئی توجہ نہ دی جیسے ہی بشیر نے اپنی بات ختم کی میں نے پھر انتہائی غیر سنجیدگی اور مذاق کے موڈ میں اپنا سوال دوبارہ کیا۔

بشیر نے چند لمحوں کے لئے کچھ سوچا پھر انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں جواب دیا۔

ہاں یار کچھ ایسا ہی چکر ہے۔

مگر وہ اس انداز میں بولا جیسے وہ کچھ بتانا نہیں چاہتا۔

کیسا چکر میں نے پھر پوچھا۔

بشیر:۔ چھوڑو یار پھر کسی وقت بتا دوں گا

یار بتا تو سہی۔

بشیر:۔ ہمارے خاندان میں چند لوگ قادیانی ہیں اور چند مسلمان اس طرح ایک گھپلا سا ہوا ہے مسلمان اور احمدی کے درمیان۔

لیکن تیرے ابو کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟

بشیر:۔ ہاں وہ احمدی ہیں۔

اُف میرے خدا یعنی تم ایک قادیانی خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔

بشیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میرے قدموں تلے سے زمین نکل گئی میرا وجود کانپ اٹھا میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا تھا۔

میرا جسم کا ہر حصہ خوف سے کانپ رہا تھا۔ میں

مذہب کے بارے میں بہت سی معلومات رکھتا تھا مجھے اسلامیات کا ہرگز ہرگز علم نہیں تھا کہ قادیانی کتنا گندہ فرقہ ہے مجھے جتنی بھی معلومات تھیں وہ سب کی سب دیوبند، اہل حدیث، بریلوی اور شیعہ فرقوں کے متعلق تھیں اور میں جانتا تھا کہ ان میں کون کون سا فرقہ قرآن و حدیث پر چلتا ہے کیونکہ اس پر میں نے اپنا کافی وقت صرف کیا ہوا تھا۔

میں نے بشیر سے مزید پوچھا کیا تمہارا سارا خاندان ہی مرزائی ہے؟

بشیر:۔ ہمارے خاندان میں چند لوگ مسلمان ہیں اور چند مرزائی ہیں میرے ابو بھی پہلے مسلمان تھے ابھی ۲۰ سال ہی گزرے ہیں اُن کو مرزائی ہوئے یعنی انہوں نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے۔

بشیر:۔ ہاں لیکن میں نے ابھی تک اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا اور جب میں لٹریچر کا مطالعہ کروں گا تو اس بارے میں سوچوں گا بشیر نے سفید جھوٹ بولا۔

بکواس مت کرو میں نے پہلی مرتبہ سخت لہجہ اپنایا۔

بشیر:۔ یار مجھے ذرا ایک ضروری کام ہے میں تجھ سے پھر بات کروں گا میں نے اُس کو بہت روکا مگر وہ چلا گیا۔

اس کے چلے جانے کے بعد میں حیرانگی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ میں بہت پریشان ہوگیا۔

میرا دماغ میرا وجود اس چیز کو تسلیم نہیں کر رہا تھا کہ بشیر جو میرے انتہائی قریب تھا وہ مرزائی ہوگا۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ مجھے مرزائیت کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہ تھا میں تو صرف یہ جانتا تھا کہ مرزا کی موت غلاظت میں ہوئی اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ مرزا نے ہمارے مقدس انبیاء اور دوسرے عظیم لوگوں سے متعلق کیا کیا بکواس کی ہے تو میں شاید کبھی اس کے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرتا۔

اس کے بعد میں نے پھر اس موضوع پر بات کی بشیر نے مجھ سے کہا

دیکھو دوست آج ۲۰ مارچ ہے آج سے ٹھیک ایک ماہ بعد ہمارا امتحان ہے تو امتحان ہونے دے اس کے بعد ہم روز اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں گے۔

خیر امتحان بھی ہوگئے میں نے اپنے محلے کی مسجد سے ہفت روزہ ختم نبوت حاصل کیا۔ ہفت روزہ ختم نبوت میں بعض اقتباسات پڑھے جو کہ مرزا کی کتاب سے لئے گئے تھے اس سے مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ اتنی غلاظت کے باوجود مرزائی مسلمان کیوں نہیں ہوتے میں نے بشیر کو ان کے عقائد بتانا شروع کئے دراصل بشیر مرزائیت کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا تھا اس کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اُس نے آج تک مرزائیت کے بارے میں کچھ بھی نہیں پڑھا تھا اور نہ ہی وہ اپنی کسی کتاب کا نام جانتا تھا وہ صرف جمعہ کو اپنی مسجد میں جاتا تھا اور بعض دفعہ تو کئی کئی جمعوں پر اپنی عبادت گاہ میں نہیں جاتا تھا میں نے اس سے جتنی بھی اس موضوع پر بات کی تھی اس سے میں نے ایک نتیجہ نکالا کہ بشیر صرف اس لئے قادیانی ہے کیونکہ وہ قادیانیوں کے گھر پیدا ہوا تھا اور میرا خیال تھا کہ میں اگر اس مسئلہ پر توجہ دوں تو یہ عین ممکن ہے کہ وہ مرزائیت سے تائب ہو جائے میں نہیں جانتا تھا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے کوئی تنظیم بھی ہے جو ان کے خلاف کام کر رہی ہے خیر میں نے ہفت روزہ ختم نبوت میں سے مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا پتہ لے کر آفس گیا اور وہاں سے لٹریچر لے کر آیا جب میں نے یہ لٹریچر پڑھا تو میں حیران رہ گیا کہ ان کی کتابوں میں اتنی غلاظت ہے میں نے دن رات ایک کر دی جب تک امتحان نہیں ہوا تھا کہ بشیر کا رویہ بہت مثبت تھا اور اس نے یہ ظاہر کیا جیسے وہ اپنا مذہب تبدیل کر دے گا لیکن یہ میری خوش فہمی ہی تھی۔

کبھی وہ کہتا تھا کہ آج تک جتنے بھی لوگوں نے ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے اُن کا حال اچھا نہیں ہوا۔ بھٹو نے ہمیں کافر قرار دیا اُسی کو پھانسی ہوئی۔ صدر ضیاء الحق نے ہمارے اوپر پابندی لگائی تو وہ جل کر مرا کبھی کہتا کہ اگر ہم اتنے غلیظ ہوتے تو ہم اتنے امیر نہ ہوتے میں اس کے تمام سوالات کا جواب دیتا تھا میں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو (ملتان آفس) خط لکھا اور اُس سے اپنی تسلی کے لئے چند نکات کی وضاحت چاہی انہوں نے میرے سوالات کا جواب دیا اور کتابوں کی ایک فہرست میری طرف ارسال کی اس سے میری معلومات میں مزید اضافہ ہوا خیر یہ سلسلہ دو ماہ تک جاری رہا لیکن بشیر نہ مانا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اگر یہ نہیں مانا یا تو نہ مانے اب میں اس کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کروں گا ایک روز بشیر نے مجھ سے کہا

یار تنویر مان لیا کہ تم لوگ سچے ہو اور ہم جھوٹے ہیں میں تمہیں گالیاں تو نہیں دیتا کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم پھر اُسی طرح دوبارہ ملا کریں ہم مذہب پر بات نہ کیا کریں آخر تم عیسائی، سکھ، ہندو اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگوں سے باتیں بھی کرتے ہو اُن سب سے السلام علیکم بھی کہتے ہو آخر ہم نے کون سا ایسا قصور کیا ہے کہ جو تم ہم سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے آخر تو اب میرے سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کیا قصور کیا ہے میں نے۔ میں تجھے یہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ تو مجھے برا بھلا کہہ لیا کرو۔ میں نے اُس کو ہر بات بتائی اُس نے کہا چل ٹھیک ہے تو مجھے ایک سکھ ہی سمجھ کر بات کر لیا کرو لیکن میں نے اُسے دو ٹوک الفاظ میں بتا دیا کہ اب تیرا اور میرا گزارہ ممکن نہیں ہے۔

میں نے اُس کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ایک ماہ اسی طرح ہی گزر گیا وہ بہت ڈر گئے کہ کہیں سارا محلہ ہی اُن کا بائیکاٹ نہ کر دے اس کی والدہ نے مجھے بہت سمجھایا کہ بیٹا مولوی تو یونہی بکواس کرتے رہتے ہیں تم اس موضوع پر بات ہی نہ کیا کرو میں نے اُن کو جواب دیا کہ

" اگر آپ کا بیٹا ایک کتا ہوتا تو میں اس سے دوستی کر لیتا۔

لیکن !

باقی صفحہ ۲۴ پر

مخیّر حضرات سے اپیل

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"تمہارا مال وہ ہے جو تم نے کھالیا۔ پی لیا۔ پہن لیا۔ یا اپنے ہاتھوں اللہ کے راستے میں خرچ کر لیا۔ تمہارے انتقال کے باقی بچا ہوا مال تمہارا نہیں بلکہ تمہارے ورثاء کا ہے۔

قارئین کرام:

فقیر محمد دُرا خان روڈ لیاری کراچی کے گنجان علاقہ عثمان آباد میں دینی ماحول نہ ہونے کے سبب نئی نسل بے دینی، شرک و بدعت منشیات خوری اور منشیات فروشی کا شکار ہو گئی ہے۔ ہو رہی ہے۔ اور ہو جائیگی۔ دینی ماحول ہمیشہ ہی درسگاہوں کے ذریعہ بنتا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں کوئی دینی درسگاہ نہ ہونے کی وجہ سے چند اہل نظر کی رائے کے مطابق دینی مدرسہ قائم کرنے کی غرض سے دو ماہ تک بھاگ دوڑ کی گئی کہ مفت مفت یا کرائے کی جگہ مل جائے۔ مگر نہ ملی۔ بالآخر قیمتاً تین لاکھ پینسٹھ ہزار روپے میں خرید کر کے چند مخیر حضرات کے تعاون سے -/۲۵۰۰۰ روپے بیعانہ دے دیا۔ اور مدرسہ کا فروری سازوسامان مثلاً پنکھے، دریاں، ڈیکس، بینچ، قرآن مجید اور کتابیں وغیرہ خرید کر کے مدرسہ ریاض الاسلام قائم کیا گیا۔ اور قرآن و دینی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا۔ ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں قرآنی و دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے تھے مگر شومیٔ قسمت درسگاہ کی عمارت کی باقی رقم -/۳۴۰۰۰۰ روپے معاہدے کے مطابق ادا نہ ہونے پر مدرسہ بند ہو گیا۔ ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں بیک وقت قرآنی تعلیم سے محروم ہو گئے۔ غالباً آپ نے روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت میں بھی اسی مدد کے لئے مالی تعاون کی اپیل کے اشتہار پڑھے ہوں گے۔ ان اشتہاروں کے ذریعہ بھی مدرسہ کے فنڈز میں صرف نوّے ہزار روپے جمع ہوئے ہیں۔ اڑھائی لاکھ روپے مزید درکار ہیں۔ جن حضرات کو اللہ رب العزت نے مال و دولت جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ وہ اس کارِ خیر میں سبقت کریں۔ اور اپنی استطاعت کے مطابق مالی تعاون فرما کر بند مدرسہ کھلوانے میں مدد کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ دار بن کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین کرام صرف سو سو روپیہ مدرسہ کے فنڈز میں بھیج دیں۔ تو اڑھائی لاکھ کیا بلکہ کئی اڑھائی لاکھ روپے جمع ہو سکتے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزا

رابطہ کیلئے

معاون مدرسہ ڈاکٹر محمد نواز خان بلوچ، بلوچ کلینک اینڈ نرسنگ ہوم

صدیق وہاب روڈ متصل گاندھی نار گلی نمبر ۲۴ عثمان آباد کراچی فون نمبر: ۷۰۱۳۰۸۰

مدرسہ عربیہ ریاض الاسلام کے لئے جو حضرات چیک بھیجنا چاہیں تو برائے کرم چیک پر مدرسہ کا نام لکھیں اور مدرسہ کا اکاونٹ نمبر ۵۰-۴۸۹ حبیب بینک عثمان آباد برانچ کراچی لکھیں

نوٹ:۔ چیک کو لفافہ میں بند کر کے ڈاکٹر صاحب کا پتہ لفافے پر لکھ کر ڈاک محکمے کے حوالے کر دیں!

عقیدہ

ختم نبوت کا تحفظ اور

اہل اسلام کی ذمہ داریاں

لاہوری مرزائی دھوکے میں قادیانیوں سے بھی دو قدم آگے ہیں

یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ کے شہر ... برموقع ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء مولانا منظور احمد الحسینی کا دور انگیز خطاب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا امۃ بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد

صاحب صدر گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام اور حاضرین جلسہ!

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت کے عنوان پر یہ کانفرنس ہے۔ آج کی اس مجلس میں بتلایا جائے گا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں اہل اسلام کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اگر ہم نے پورے اخلاص سے اس ذمہ داری کو نبھایا تو انشاء اللہ العزیز اس کے نہایت مفید نتائج برآمد ہوں گے۔

محترم حضرات وخواتین!

اسلام کی بنیاد توحید، رسالت اور آخرت کے علاوہ جس بنیادی عقیدے پر ہے، وہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت و رسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

یہ عقیدہ اسلام کی جان ہے۔ ساری شریعت اور سارے دین کا مدار اسی عقیدے پر قائم ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ تمام صحابۂ کرام تابعین عظام تبع تابعین ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے مفسرین محدثین فقہاء متکلمین علماء اور صوفیا کا اس پر اجماع ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

ما کان محمد ابآ احد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔

(الاحزاب: ۴۰)

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔"

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ "آخری نبی" ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

۱۔ ترجمہ: "میں آیا پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔" (بخاری مسلم ترمذی)

۲۔ ترجمہ: "مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔" (مسلم)

۳۔ ترجمہ: "رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

(ترمذی مسند احمد)

۴۔ ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ)

۵۔ ترجمہ: "میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔" (کنز العمال)

۶۔ ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔"

(کنز العمال)

ان ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس امر کی تصریح فرمائی گئی ہے کہ آپ آخری نبی و رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اس عہدے پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

محترم حضرات وخواتین!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ان میں سے ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی اور گذشتہ انبیاء کی تصدیق کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گذشتہ انبیاء کرام کی تصدیق کی مگر کسی نئے آنے والے کی بشارت نہیں دی بلکہ فرمایا۔

ترجمہ: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ۳۰ کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کریگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" (بخاری مسلم)

نیز ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ میری امت میں ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(ابو داؤد ترمذی)

ان دو ارشادات میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مدعیان نبوت کے لیے "دجال و کذاب" کا لفظ استعمال فرمایا جس کا معنی ہے کہ وہ لوگ شدید دھوکے باز اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہونگے۔ اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسائیں گے لہذا امت کو خبردار کر دیا گیا کہ وہ ایسے عیار و مکار مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والوں سے دور رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ۱۴۰۰ سو سالہ دور میں بہت سے کذاب و دجال مدعیان نبوت کھڑے ہوئے جن کا حشر اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری حصے میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا۔ اسود عنسی نے کافی قوت پکڑ لی اور اس کا فتنہ یمن میں پھیل گیا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی فیروز دیلمی (جو یمن میں رہتے تھے) کو خط ارسال فرمایا

کہ اس فتنہ کا مقابلہ کرو اور اسود عنسی کا خاتمہ کر دو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے کچھ ہی عرصہ پہلے حضرت فیروز نے موقع تاک کر اسود عنسی کو تہہ تیغ کر کے اس کے فتنے کو ختم کر دیا۔ جس رات اسود عنسی مارا گیا۔ اس کے اگلے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو ان الفاظ میں خوشخبری سنائی۔

قتل الاسود العنسی البارحۃ قتلہ
رجل مبارک من اھل بیت مبارکین
فقیل لہ من یا رسول اللّٰہ فقال
فیروز. فاز فیروز

گذشتہ رات اسود عنسی قتل کر دیا گیا۔ اس کو مبارک گھر والوں میں سے ایک مبارک شخص نے قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ کام کس نے انجام دیا۔ آپؐ نے فرمایا، فیروز نے!

فیروز کامیاب ہو گیا۔

حوالہ دیکھئے الاصابہ الاستیعاب، اسد الغابہ، تہذیب التہذیب، الطبقات الکبریٰ لابن سعد تاریخ طبری، الکامل لابن اثیر، فتوح البلدان، جمہرۃ الانساب، دائرۃ المعارف الاسلامیہ، تاریخ خلیفہ بن خیاط، حیاۃ الصحابہ اور الاعلام للزرکلی وغیرہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مسیلمہ کذاب کا فتنہ بھی زور پکڑ چکا تھا، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی معیت میں صحابہ کرام کا ایک لشکر اس کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ یمامہ کے میدان میں صحابہ کرام اور مسیلمہ کذاب کے لشکر کے درمیان ایک خوفناک اور خونریز جنگ ہوئی جس میں صحابہ کرامؓ نے ۲۸ ہزار مسیلمہ کذاب کے ماننے والوں کو مع مسیلمہ کذاب کے تہہ تیغ کیا جبکہ صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی تعداد مرتدین کے مقابلہ میں شہید ہوئی۔ مورخین نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی دس سالہ دور میں جو جہاد ہوئے ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۲۵۹ ہے جبکہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مرتدین کا مقابلہ کر کے شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۱۲۰۰ ہے جس میں سے ۷۰۰ بدری، اور ۷۰۰ صحابہ قرآن کے قاری اور حافظ تھے جنہیں مسجد قبا کے امام، چار بڑے قاریوں میں ایک بڑے قاری حضرت سالم مولیٰ حذیفہ، حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بھائی حضرت زید بن خطاب، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب، ثابت بن قیسؓ جیسا انصاری، مشہور صحابی حضرت طفیل بن عمرو دوسی اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اسوہ صدیقی اور اسوہ صحابہ ہمارے سامنے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے صلح حدیبیہ نامی معاہدہ کیا۔ مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد یہودیوں سے میثاق مدینہ ہوا۔ عیسائیوں کا مشہور وفد، وفد نجران مسجد نبوی میں آکر ٹھہرا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی، حضرت صدیق اکبر اور صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب سے کوئی صلح نہیں کی اور کسی قسم کی نرمی نہیں برتی اور نہ ہی کوئی وفد اس کو سمجھانے یا تبلیغ کرنے کے لیے بھیجا۔

اسی پر بس نہیں بلکہ مسیلمہ کذاب کے بعد جس بدبخت نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اس کا یہی حشر ہوا۔ مشہور عالم قاضی عیاضؒ اپنی کتاب الشفاء میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور بے شمار خلفاء اور سلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور اس دور کے تمام علماء نے بالاجماع ان کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا اور جو شخص مدعی نبوت کے کفر میں اس اجماع کا مخالف ہو وہ خود کافر ہے (سنٹ ۲۵ ج ۲)

محترم حضرات و خواتین

انیسویں صدی کے اوائل میں مغربی استعمار اسلامی ممالک کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے اپنی سرپرستی میں بہت سی باطل تحریکوں کی نیو رکھی جنہیں ایک تحریک قادیانیت ہے جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس نے اسلام کا صحیح راستہ چھوڑ کر ارتداد کا راستہ اختیار کیا اور نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ حق تعالیٰ شانہ کی شان میں ہرزہ سرائی کا مظاہرہ کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اپنے آپکو بعینہٖ محمد رسول اللہ کہا اور آپؐ کی شان نام منصب اور مرتبہ سب پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کرام کی توہین و تحقیر کی۔ وحی نبوت کا دعویٰ کیا۔ قرآن کو منسوخ قرار دیا۔ اپنی جعلی وحی کا نام قرآنی نام "تذکرہ" رکھا۔ اپنی خود ساختہ وحی کو قرآن کی طرح ہر خطا سے پاک سمجھا۔ قرآن پاک میں لفظی معنوی اور معنوی تحریفات کیں۔ دین اسلام کو مردہ اور لعنتی قرار دیا۔ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی اور ان پر طعن و تشنیع کے نشتر چلائے۔

مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والے مرتدوں کی جماعت کو "صحابۂ رسول" کے نام سے پکارا۔ اپنی بیوی کو "ام المومنین" کے نام سے تعبیر کیا۔ اپنے گھر والوں کو "اہل بیت" کا نام دیا۔ اصحاب الصفہ کے مقابلے میں "اصحاب الصفہ" "رسول مدنی" کے مقابلے میں "رسول قدنی" "گنبد خضراء" کے مقابلے میں گنبد بیضہ روضۂ اطہر کے مقابلے میں روضہ مطہر تین سو ۱۳ بدری صحابہ کے مقابلے میں اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی۔ جہاد کو حرام انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی جنم بھومی قادیان کو مکہ اور مدینہ سے افضل اور قادیان آنے کو "ظلی حج" قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ تیار کرایا۔ احادیث رسولؐ کو بگاڑا۔ اقوال صحابہؓ بزرگان کو مسخ کیا۔ اولیاء امت اور علماء کرام کو مغلظات سنائیں۔ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر جہنمی عیسائی یہودی اور مشرک قرار دیا۔ مسلمانوں کو جنگلوں کے سور رنڈیوں کی اولاد کہا۔ تمام مسلمانوں سے معاشرتی مقاطعہ کا اعلان کیا۔ شادی بیاہ سے لے کر جنازہ کفن دفن تمام معاملات میں بائیکاٹ کی تعلیم دی

مرزا کی کتابوں سے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

(۱) آواہن خدا تیرے اندر اتر آیا (تذکرہ)

(۲) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء)

(۳) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء)

باقی صفحہ ۲۳ پر

مولانا عزیز گل کی وفات سے ملک ایک تاریخ ساز شخصیت سے محروم ہو گیا

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ متحدہ عرب امارات کا تعزیتی بیان

دبئی (ر پ ر) شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے تلمیذ رشید اور رفیق کار حضرت مولانا عزیز گل کا سانحہ ارتحال ایک عظیم المیہ اور ملی نقصان ہے اور ان کے انتقال سے ملک ایک عہد آفرین اور تاریخ ساز شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ اهل السنۃ والجماعۃ متحدہ عرب امارات کے مرکزی رہنماؤں نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کی آزادی کے لئے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کی راہنمائی میں چلائی جانے والی تحریک ریشمی رومال ایک عظیم منفرد اور بے مثال تحریک تھی۔ اس کے نتیجہ میں حضرت شیخ الہند اور ان کے شاگردوں اور رفقاء کار کو ایک گراں قدر حصہ اسارت مالٹا کی صعوبتوں میں گزارنا پڑا۔ حضرت مولانا عزیز گل اسی قافلہ صدق و صفا کی ایک عظیم یادگار تھے۔ جمعیۃ کے ان راہنماؤں نے مولانا مرحوم کے لئے دعا کی کہ اللہ رب العزت ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور ان کے انتقال سے پیدا ہونے والے صدمے کے عوض پوری ملت اسلامیہ کو اجر و ثواب سے نوازے۔ تعزیت کا اظہار کرنے والوں میں سے ان راہنماؤں کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں حضرت مولانا محمد اسحق خان المدنی، مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل الرحمن، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عارف، حافظ بشیر احمد چیمہ اور مولانا تاج محمد۔

امریکہ اور اسرائیل قادیانیت کی پشت پناہی کر رہے ہیں

(راولپنڈی ( )) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شعبہ طلباء راولپنڈی مجلس شوریٰ کا اجلاس جناب حماد جہانزیب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے مبلغ اور شعبہ طلباء کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا احسان احمد دانش، جناب اشفاق احمد، عبدالوحید بابر، خورشید احمد بابر اور دیگر سیاسی اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے حضرت مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت انگریز کا پیدا کردہ فتنہ ہے۔ اور انگریز نے ہی اپنے مفاد کی خاطر اس کی سرپرستی کی۔ اور آج امریکہ اور اسرائیل اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور انشاء اللہ اس کو نیست و نابود کر دیں گے۔ انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ وہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی پر شدید تشویش ہے۔ اور اگر ہمارے مطالبات کو منظور نہ کیا گیا۔ حضرت مولانا احسان احمد دانش نے کہا کہ پورے ملک بالخصوص راولپنڈی میں قادیانی غنڈہ گردی پر تلے ہوئے ہیں اور انتظامیہ اور قادیانیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ احسان احمد دانش تمام مکاتب فکر کے علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ جمعہ کے اجتماع میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں کے خلاف احتجاج کریں۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) قادیانیوں کی عبادت گاہ واقع مری روڈ کے مینار گروائیں جائیں۔

(۲) قادیانیوں کی عبادت گاہ واقع سید پور روڈ نزد کالی ٹنکی میں قادیانی برملا لاؤڈ سپیکر پر تبلیغ کرتے ہیں۔ لہٰذا لاؤڈ سپیکر اتروایا جائے۔

(۳) عبدالرزاق کلاک فیڈرل گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بروہ کا اسلام آباد کا تبادلہ فوری منسوخ کیا جائے۔

(۴) مرتد کی شرعی سزا نافذ کیا جائے۔

ذکری کوہ مراد کے نام پر بنجر زمینوں پر قبضہ جما رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ایک وفد نے خطیب مکران حضرت مولانا محمد الیاس کی قیادت میں ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی۔ وفد میں خطیب مکران مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی جوائنٹ سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان، قاری فضل الرحمن فاروقی مبلغ ختم نبوت مکران ڈویژن، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار رکن مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان جمعیت العلمائے اسلام کے رہنما مولانا عبدالرؤف شامل تھے۔ وفد نے کوہ مراد پر بنجر زمینوں پر ذکریوں کی طرف سے قبضہ جمائے جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ وفد نے ڈپٹی کمشنر کو بتایا کہ ذکری خواہ مخواہ مقامی مسلمانوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ اور انہیں انتظامیہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ خود مسلمان ہیں۔ اور کوہ مراد کو شیطانی قلعہ سمجھتے ہیں۔ اور کسی بھی حالت میں کوہ مراد کی چار دیواری سے باہر ایک فٹ بھی زمین کا ذکریوں کو نہیں دیا جائے گا۔

حکیم جمال الدین کی وفات ایک عظیم قومی المیہ ہے

دبئی (ر پ ر) جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں مولانا محمد اسحق خان المدنی، مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل الرحمن، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عارف، حافظ محمد بشیر احمد چیمہ اور مولانا تاج محمد نے حکیم جمال الدین مرحوم و مغفور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک عظیم قومی المیہ قرار دیا۔ اور مرحوم کی دینی اور ملی خدمات پر ان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اپنے ایک مشترکہ بیان میں جمعیۃ کے ان راہنماؤں نے کہا کہ حکیم صاحب مرحوم جیسی شخصیتیں خال خال ہی کہیں پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی دین حق کی سربلندی اور خلق خدا کی خدمت کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ ہر دینی، سیاسی اور سماجی تحریک میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے انتقال سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرے اور ان کے لواحقین اور پسماندگان کو اجر و ثواب سے نوازے۔ آمین

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ احسان دانش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شعبہ طلباء راولپنڈی کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب حماد جہانزیب کی زیر صدارت

منعقد ہوا۔ اجلاس میں عبدالوحید بابر، اشفاق احمد، محمد لیاقت خان، آصف محمود، ارشد محمود، طاہر رزاق، پرستان خان، خورشید احمد بابر، محمد ریاض، نزاکت علی، غضنفر محمود اور دیگر کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شعبہ طلباء راولپنڈی کے سرپرست اعلیٰ جناب احمد دانش نے کہا کہ قادیانی کبھی بھی ملک وملت کا خیرخواہ نہیں رہا۔ موجودہ حکومت کے معرض وجود میں آتے ہی قادیانیوں نے ایک بار پھر شر انگیزیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اس کے علاوہ حکومت نے بھی قادیانیوں کو اہم عہدوں پر فائز کرنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو قادیانی مسئلہ پر مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرنا پڑے گا۔ اجلاس میں قرار دادیں منظور کی گئیں جس میں مطالبہ کیا گیا کہ امتناع قادیانی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کیا جائے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے سمیت باقی تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ضلع راولپنڈی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہ واقع مری روڈ کا نقشہ فوری تبدیل کیا جائے۔ ہفت روزہ جوبلی کا ڈیکلریشن فوری منسوخ کیا جائے۔

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کے کارکنوں پر حملہ کرنے والے قادیانی ملزمان کو فوری گرفتار کیا جائے!

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ملتان ڈویژن کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت محمد اختر حمید منعقد ہوا جس میں شہری اور کالجوں کے تمام یونٹوں کے کارکنوں نے شرکت کی۔ گورنمنٹ کالج کے عابد حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک کے موجودہ حالات کو بگاڑنے میں قادیانی پھر سرگرم عمل ہیں۔ چنانچہ چند دن پہلے ہمارے کالج کے دو کارکنوں عابد صدیقی اور ندیم اقبال کو تین نقاب پوش مرزائیوں نے دن دیہاڑے لودھی کالونی کے قریب گھیر کر زخمی کر دیا۔ اور جان سے مار دینے کی کوشش کی۔ مگر لوگوں کے اکٹھے ہونے پر وہ دھمکی دے کر بھاگ گئے۔ ہماری تنظیم ایک سماجی اور غیر سیاسی تنظیم ہے۔ جس کا مقصد طریب طلبہ کی۔ اور اس کے علاوہ طلبہ کو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں مثبت معلومات فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گورنمنٹ کالج کے پرامن ماحول اور کالج کے طلبہ پر قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا گیا ہے۔ جس میں مقامی قادیانی مربی اور قادیانی ٹولہ کے اہم عہدیدار شامل ہیں۔ جس کی واضح نشاندہی کر دی گئی ہے۔ ہم ملتان انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حملہ آوروں کو فوری گرفتار کیا جائے۔

مکتوب لیاقت پور

قادیانیوں کی اشتعال انگیز حرکت

فیروزہ سے ہمارے نمائندے محمود الحسن رانا کی رپورٹ

فیروزہ (نامہ نگار) فری موبائل ڈسپنسری کے ذریعے لوگوں کے علاج کے بہانے مرزائیت کا پرچار کرنے والے ۹ قادیانیوں کو لیاقت پور پولیس نے گرفتار کر لیا جبکہ انچارج محکمہ انہار کا ایس ای فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس واقعہ پر شہر میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ تفصیلات مطابق محکمہ انہار رحیم یار خان۔ ایس ای، چوہدری نذیر احمد کی سربراہی میں قادیانیوں کا ایک قافلہ فری موبائل ڈسپنسری کے ذریعے غرباء کے علاج کی آڑ میں قادیانیت کے پرچار کے لئے نواحی چک ۹ عباسیہ میں پہنچا۔ قافلہ میں شامل افراد محکمہ انہار کی سرکاری پجارو گاڑی اور ایک پرائیویٹ جیپ ۹۰۰، بی آر پی میں سوار تھے۔ انہوں نے مختصر وقت میں مفت علاج معالجہ کی غرض سے گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کر دیا۔ وی۔ سی۔ آر کے ذریعے مرزا طاہر کی تعارفی ویڈیو فلم دکھانی شروع کر دی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مولانا محمد سعود کی اطلاع پر لیاقت پور پولیس نے چھاپہ مار کر ۹ افراد کو گرفتار کر لیا۔ جن میں ڈیرہ کا مالک عبدالرزاق مجسٹریٹ ریٹائرڈ، مبشر احمد، سکنہ بہاولپور، عبدالمجیب سکنہ اوچ شریف، ڈاکٹر اطہر محمود، ڈاکٹر رشید احمد، ڈاکٹر ناصر احمد چیمہ ساکنان بہاولپور اور قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں زیر تعلیم، عبدالرشید، سید مشہود احمد، اور علیم الدین احمد شامل ہیں۔ ایس۔ ای محکمہ انہار رحیم یار خان چوہدری نذیر احمد فرار ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب لیاقت پور شہر میں پہنچی۔ تو شہر میں زبردست احتجاج کی لہر دوڑ گئی۔ شہریوں نے احتجاجی جلوس نکالا جو اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر کے سامنے جمع ہو گئے۔ جن میں مولانا محمد سلیم نقشبندی، مولانا سرور سلفی، اور مولانا عبداللہ نے خطاب کیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف ۱۶۔ ایم پی او اور زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر چوہدری افتخار احمد اور ڈی ایس پی سید صفدر حسین شاہ کی یقین دہانی پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ اگلے روز گھنٹہ گھر لیاقت پور چوک میں علماء کرام جن میں مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد بخش، مولانا عبدالکریم، مولانا قاری حماد اللہ، مولانا عبدالصمد ڈاہر، مولانا غلام سرور، مولانا شبیر احمد، مولانا منظور احمد، مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور پر الزام لگایا کہ ایس۔ ای انہار چوہدری نذیر احمد کو انہوں نے ملی بھگت سے فرار ہونے میں کامیاب کرایا ہے۔ اگر تمام ملزم گرفتار کر لئے گئے تو واحد ملزم جو کہ ایس ای انہار ہیں۔ اس تبلیغ کا سربراہ فرار ہونے میں کیسے کامیاب ہو گیا؟

تحصیل لیاقت پور کے شہروں اور دیہاتوں میں احتجاجی جلسے جاری ہیں۔ علماء کرام نے اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملزم ایس ای انہار کو فی الفور گرفتار کرے۔ ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہو گی۔

بقیہ:۔ عقیدہ ختم نبوت

(۴) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات احمدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

(۵) کربلائیست سیر ہر آنم ۔ صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح صفحہ ۹۹)

ترجمہ: ہر وقت میں کربلا کی سیر کرتا ہوں ۔ سو حسین میرے گریبان میں ہیں

باقی آئندہ

بقیہ:- سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

قتل کرنا کفر ہے۔

- اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ کی معصیت ہے۔
- جو خدا سے بے نیازی چاہتا ہے۔ خدا اس کو محتاج کرتا ہے۔
- جو بخشتا ہے، وہ بخشا جائے گا۔ جو معاف کرتا ہے۔ اسے معاف کیا جائے گا۔
- جو غصہ کو پی جائے خدا اس کو اجر دے گا۔
- اور مصیبت پر صبر کرے گا۔ خدا اس کو معاوضہ دے گا۔
- جو چغلی پھیلاتا ہے۔ خدا اس کو رسوا کرتا ہے۔

بقیہ:- عزیز الرحمن صاحب

اندر چلا گیا۔ یہی واقعہ تھا جس نے بچپن ہی سے اس جانب متوجہ کیا۔

س ۹:- آئندہ اس سلسلے میں آپ کا کیا پروگرام ہے؟

ج ۹: آئندہ پروگرام کے متعلق تذکرہ کر چکا ہوں، مختصراً یہ کہ ہمیں ہر مسلمان کو یہ بتانا چاہئے کہ یہ رسالتِ محمدیؐ کے باغیوں کا ٹولہ ہے اور انہیں مسلسل اسلام کی دعوت دینی ہے۔ پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ جہاں کہیں یہ پہنچیں ہمارے تربیت یافتہ علماء پہلے سے موجود ہوں یقین کیجئے جب کسی قادیانی کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہماری حقیقت کو جاننے والے یہاں موجود ہیں تو دوبارہ اس جانب رُخ ہی نہ کریں گے۔

س ۱۰:- قادیانی اپنے مرکز قادیان کو ظلی کعبہ کہتے ہیں وہاں قادیانیوں کی کیا پوزیشن ہے؟

ج ۱۰:- قادیان میں ان کی موجودہ پوزیشن کوئی خاص نہیں۔ وہاں چار ہزار پانچ سو تک ان کی تعداد ہوگی۔ اور یہ بھی ان کے بتلانے کے مطابق ایک قادیانی نے ۱۸۰۰ تعداد بتائی جب کہ سکھ ۱۵-۲۰ ہزار ہوں گے، مرزا قادیانی کو قادیان کے متعلق جو شیطانی الہامات ہوئے تھے جن میں قادیان کی وسعت آبادی

اور بازاروں کی رونق کا خصوصی تذکرہ تھا۔ موجودہ صورتِ حال ان الہامات کو غلط اور مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے بہت بڑی دلیل ہے، مرزا محمود نے بھی بڑی ڈینگیں ہانکی تھیں، مگر منہ چھپا کر فرار ہو گیا، بتاتا ہے کہ یہ روحانی کے بجائے ایک سیاسی مرکز تھا۔ لہٰذا قادیان نہ سہی ربوہ سہی، بجائے قادیان کے ربوہ میں مقیم ہو گئے اور وہ دن دور نہیں جب کہیں بھی ان کا ٹھکانہ نہ ہوگا، اسلام کے نام سے اسلام دشمن کا یہ گروہ زیادہ دن تک نہ چھپ سکے گا۔ اللہ نے چاہا تو جس طرح یہ پاکستان میں رسوا ہوئے ہیں، ہندوستان میں ذلیل ہوں گے، انشاء اللہ الکریم۔

بقیہ:- لٹریچر کے اثرات

قادیانی تو کتے سے بھی بدتر ہیں۔

انہوں نے بہت مجھے مجبور کیا لیکن میں نے اُن سے مکمل بائیکاٹ کر دیا۔

آج وہی بشیر جس کو دیکھ کر میرے دل میں خوشیاں بھر جاتی تھیں جو میرے لئے سب سے عزیز تھا جس کے ساتھ ہوتے ہوئے میں فخر محسوس کرتا تھا آج میں اس سے شدید نفرت کرتا ہوں میں یہ نہیں جانتا تھا کہ میں کتنے برے شخص کے ساتھ اپنا وقت برباد کر رہا ہوں جس سے ملتے ہی میں خوشی سے باغ باغ ہو جاتا تھا اب میں اُس کی طرف تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا آج میں اس سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہوں۔

میں ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مرزائیوں کا اگر مکمل بائیکاٹ کریں گے تو یہ اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے میں یہ بات دعوٰی سے کہتا ہوں کہ [illegible] ایسا ہو جائے تو یہ خود بخود مرزا طاہر کی طرح پاکستان سے بھاگ جائیں گے۔

بقیہ:- آپ کے مسائل

کی حدیث میں مروی ہے۔

انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا (صحیح بخاری ص ۴۲۱ ج ۲، صحیح مسلم ص ۳۷۳ ج ۲، ترمذی ص ۱۹۱ ج ۲)۔

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا۔ اور ایک پہاڑ سے نیچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گواہ رہو"

حضرت ابن عباسؓ حدیث میں ہے۔

انشق القمر فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔

(صحیح بخاری ص ۴۲۱ ج ۲، صحیح مسلم ص ۳۷۳ ج ۲، ترمذی ص ۱۹۱ ج ۲)۔

حضرت انسؓ کی حدیث میں ہے۔

ان اھل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃ فاراھم انشقاق القمر مرتین

(صحیح بخاری ص ۴۲۲ ج ۲، صحیح مسلم ص ۳۷۳ ج ۲، ترمذی ص ۱۹۱ ج ۲)

اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے

انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا

(صحیح مسلم ص ۳۷۳ ج ۲، ترمذی ص ۱۹۱ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ کی حدیث میں ہے:

انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ھذا الجبل وعلی ھذا الجبل فقالوا سحرنا محمد، فقال بعضھم لئن سحرنا ما یستطیع ان یسحر الناس کلھم (ترمذی ص ۱۹۱ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہوا، یہاں تک کہ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا۔ اور ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر۔ مشرکین نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اس پر ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر اس نے ہم پر جادو کر دیا

wrong because it was not intended to be held according to the Sharia, and that it did not include Mirza Ghulam Ahmad's claim of prophethood as a necessary point of discord.

Upon publication of the *mubahala* challenge in Malyalam, the false prophethood of Mirza Ghulam Ahmad was once again exposed and the Qadianis' head in Kerala died immediately following the challenge. But the Qadianis did not learn even from this.

The date agreed to for the *mubahala* was May 28, 1989. There were to be 40 participants from each side (including women and children) and any number of Muslims and Qadianis in the audience. A huge gathering was held at Koditur, a place in the Kalicut District of Kerala. It was attended by thousands from the the vicinity. In a vast park, a sea of humanity could be seen. In a corner of the park, a giant stage had been built and was divided into two sections. On one side sat the 40 members of the Society and on the other, 40 members of the Qadiani community. Under the leadership of Abdullah Kakeri, the Society's Kerala unit president, the Muslim delegation included Maulana Mohammed Madni, Abdullah Ahmad, Abdur Rahman Koditur, Maulvi Ibrahim Ahmad, Qazi Abdus Salam, Khateeb Abdur Rahman, Mohammed Ansari and their families. Attending from the Ahmadi side were Doctor Manzoor Ahmad, the new head of the community's Kerala branch, Maulvi Mohammed Abul Wafa, Muballigh Mohammed Alvi, Maulvi M. Koya and their families.

Amid the thunderous sound of Allahu Akbar, the Muslims prayed first:

"We have no doubt that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is not a prophet or messenger of Allah and that his claim of receiving Divine revelation is baseless and a complete lie, and that those who do not believe in him will not go to hell, rather those who do believe in him will; that, after Prophet Muhammad (peace be upon him) prophethood and messengership have been discontinued. O' Allah Almighty! if we are false in our beliefs, send your curse and destruction upon us. But if we are true, bestow on us your blessings and rewards." As the Maulana said these prayers, the audience listened to him in pin drop silence. When he was finished, sobbing Muslims said "aameen."

After that, the chief missionary of the Ahmadyya community in Kerala, Maulvi Mohammed Abul Wafa, said his prayers.

"We are convinced through complete conviction that Hazrat Ghulam Ahmad Qadiani is the Mehdi reincarnate, Masih, the son of Mariam and the prophet and the messenger of Allah, and that his prophecies and revelations are from Allah, and that his disbelievers will dwell in hell; that the prophethood continues after Prophet Muhammad (pbuh) without any new religious doctrine. O' God Almighty, if we are false in our claims, send your worst curse upon us. If we are true, bestow upon us your blessings and rewards, aameen."

It may be noted here that on 15 June 1893 a *mubahala* was held between Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and Muslim religious scholar Maulvi Abdul Haq Ghaznavi in Amritsar, in India's Punjab Province. In this *mubahala* both had prayed that whosoever is false will die in the life of the truthful. This very first time Allah decided in favor of Muslims. The Mirza died in 1908, while Maulvi Abdul Haq lived until 1917.

Similarly, there was another *mubahala* between Mirza Ghulam Ahmad of Qadian and Maulana Abul Wafa Sanaullah of Amritsar. On this occasion, the Mirza prayed:

"O' my Master, make a clear decision between me and Sanaullah. Whosoever between us is a liar, kill him of plague in the life of the truthful."

The very next year, the Mirza died of plague, while the Maulana lived 40 years after that and continued his Islamic work.

Perhaps the followers of the false prophet had doubts about Allah's earlier decisions or they had forgotten them, therefore they once again asked Allah to decide between the right and the wrong. When the Muslims accepted their challenge, they dragged their feet. But look at the act of Nature that he enabled a small Muslim community in Kerala, a remote place in he Hindu-dominated India, to accept the Qadiani challenge and actually bring them to task. The death of Qadianis' head in Kerala a day after the challenge is an important event of our time. We just pray that misled Qadianis learn from these examples and turn to the path of Allah.

The Qur'an says:

"Just like this, We show signs time after time for those who are grateful." (Al-Araaf)

(Translated and reprinted from the July 13 issue of Takbeer, a Urdu magazine in Karachi, Pakistan)

Please Make Photocopies And Distribute it To Others

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat
35 Stockwell Green
LONDON, S.W. 9 9HZ U.K

Stubbornly non-Muslim: Chief Qadiani missionary Maulvi Abul Wafa and his followers

Muslims praying for Divine retribution against Qadianis

ہے۔ تو سارے لوگوں پر جادو نہیں کر سکتا (اس نے باہر کے
لوگوں سے معلوم کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے باہر سے آنے
والوں سے تحقیق کی تو انہوں نے بھی تصدیق کی۔
(حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ (ص ۱۱۹ ج ۳)
میں حضرت حذیفہؓ کی حدیث بھی نقل کی ہے۔ اور حافظ ابن حجرؒ
نے فتح الباری (ص ۶۳۲ ج ۷) میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
حدیث کا بھی حوالہ دیا ہے۔

امام نوویؒ شرح مسلم پر لکھتے ہیں:
قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ترین معجزات میں سے ہے۔ اور
اس کو متعدد صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہے، علاوہ ازیں
آیت کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر کا ظاہر و سیاق بھی اسی کی
تائید کرتا ہے۔

زجاج کہتے ہیں کہ بعض اہل بدعت نے جو مخالفین ملت
کے مشابہ ہیں۔ اس کا انکار کیا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کے دل کو اندھا کر دیا ہے۔ ورنہ عقل کو اس میں مجال
انکار نہیں۔ (نووی: شرح مسلم ص ۲۴۳ ج ۲)

Indian Ahmadi Leader Dies After Challenging Muslims

By Farooq Adil

"O God Almighty! If we are false in our claims, send your curse upon us. But if we are true, bestow on us your blessings and rewards."

These prayers were followed by the passionate sound of aameen by a sea of humanity. But the decision had already been made earlier. The day after the Malyalam newspapers published account of *mubahala* challenge to Muslims by the Ahmadis, the Ahmadi head of Kerala died. This way Allah's blessings or curse had been decided upon even before the *mubahala*.

The challenge for *mubahala*, which roughly means making a bad prayer for the opponent, was first issued by Ahmadi leader Mirza Tahir Ahmad to the world Muslim community on 10 June 1988, which was accepted by Muslims individually and collectively. Mirza Tahir was asked by Muslims to come to an appointed place for the *mubahala*. But the Mirza backed out by arguing that meeting at a certain place was not necessary. In the meantime, a separate challenge was issued by the Ahmadyya head in London to the editor in chief of Takbeer, which was accepted. But once again the Ahmadyya community reneged.

In India, the Society for the Propagation of Islam (Anjuman Isha'ate Islam) had adopted a tough stance to the Qadiani challenge and had finally compelled the Ahmadyya community to accept the counter-challenge. This was an important historical event for the fact that although the Ahmadyya challenge had been made to the whole Muslim world, and was accordingly accepted, the *mubahala* actually took place only in Kerala, India.

According to Abdur Rahman Koditur, the Society's secretary for press and publications in Kerala, the reply that was sent to Mirza Tahir explained that his challenge for *mubahala* could not be valid until the challengers attended with their families and prayed for a curse on the liar. The fact was that in the challenge received from the Ahmadis, no such condition had been mentioned or desired. The Muslim reply was published in local papers, and was also distributed by the thousands through pamphlets in Urdu, Malyalam and other languages. The Muslims had also asked that the Mirza himself come to the *mubahala* or allow his deputy in Kerala to do so.

Mirza Tahir's reply was that "You have apparently not accepted the invitation for *mubahala*, but since you have strayed too far, I am hopeful that Allah will arrange for your humiliation."

Despite this reply from the Mirza, the Society kept chasing the Qadianis and eventually the Ahmadyya community agreed for the *mubahala* on the Society's conditions. The Society also got the Ahmadyya community to accept that the June 10, 1988 challenge was

Part of the huge crowd attending the mubahala

روزنامہ جنگ کا مقبول عام سلسلہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حصہ اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صفحات ۴۰۰

کتابی شکل میں شائع ہوگیا ہے

قیمت ۱۵۰ روپے

◀ دلچسپ مسائل، معرکۃ الآراء سوال و جواب کا نہایت مفید اور عام فہم انداز کا مجموعہ - اہم ترین اضافوں کے ساتھ۔

◀ ایمان، عقائد، اجتہاد، تقلید، محاسن اسلام، علامات قیامت، عقیدۂ ختم نبوت، عذابِ قبر اور توہم پرستی وغیرہ ایسے بہت سے عنوانات پر مشتمل شافی جوابات کا اپنی نوعیت کا بے مثال فتاویٰ جس کا بے تابی سے انتظار تھا۔

◀ کمپیوٹر کی کتابت، عمدہ طباعت اور رنگین جلد میں دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ طلباء و تاجران کیلئے خصوصی رعایت۔

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵